صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 22 دسمبر 2003ء بمطابق 27 شوال 1424 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ o وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ o وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! خدا کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ خدا تمھارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے۔ کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! آج آپ کی نظر سے ایک واقعہ گزرا ہو گا کہ ڈی آئی خان میں رجب علی شاہ، ایس ایس پی اور اس کے بیٹے قتل کر دیئے گئے۔ جناب سپیکر! یہ اپنی نوعیت کا اہم واقعہ اس لئے ہے کہ جس ضلع میں پولیس کے اہلکار محفوظ نہ ہوں تو وہاں پر عوام کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ موت اور زندگی جناب سپیکر! اللہ کے ہاتھ میں ہے، جو لکھا ہوتا ہے اسی کو وہی پیش آتا ہے لیکن میں حکومتی بنچوں سے اور خاص کر وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کروں گا، وہ موقع پر موجود نہیں ہیں، کہ یہ لوگوں کی نمک پاشی کیوں کرتے ہیں کہ میرے صوبے میں امن وامان قابو میں ہے۔ اگر امن وامان کا یہ حال ہو تو جناب سپیکر! پریذیڈنٹ ایوب خان کے وقت بھی ہوتا تھا کہ جب لوگ ان سے غصے میں ہوتے تھے تو اس وقت انہوں نے اپنی دس سالہ تقریبات منانا شروع کر دیں۔ براہ مہربانی یا تو امن وامان کو قابو میں کریں اگر نہ ہو تو اس قسم کی نمک پاشی لوگوں پر نہ کریں کہ جی امن وامان قابو میں ہے اور ایس ایس پی اور اس کا جواں سال بیٹا دونوں ڈی آئی خان میں مار دیئے جاتے ہیں اور پتہ بھی نہیں چلتا کہ قاتل کون تھے اور وہ موقع سے فرار ہو جاتے ہیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! انور کمال خان کے سسر فوت ہو چکے ہیں آج تین بجے ان کا جنازہ ہو گا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: اچھا انور کمال خان کے سسر فوت ہو چکے ہیں۔ دونوں کے لئے ڈی آئی خان کے مرحومین اور انور کمال خان کے سسر کے لئے قاری محمود صاحب دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: 'Questions' Hour.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہی ہے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو جیسے ابھی اسرار اللہ خان گنڈاپور بات کر رہے تھے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں چونکہ لاء اینڈ آرڈر کا آئٹم ایجنڈے پر ہے، انشاءاللہ پورا دن ہم اس کو دیں گے تو میں یہ کہنے والا تھا کہ آپ اپنی بھڑاس انشاءاللہ پوری پوری نکالیں گے اور جتنی بھی اہم اور مفید تجاویز ہیں امن وامان کے سلسلے میں وہ دیں گے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہاں جی، وہ تجاویز بھی ہیں لیکن یہ ایک واقعہ کی بات میں کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ اسی ایجنڈے پر آگے آئیں گے، استدعا ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: آپ جیسے کہتے ہیں جی، مہربانی۔

Mr. Speaker: 'Questions' Hour.

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر! سپیکر صاحب! د محکمه جنگلات سره متعلق سوالونه مونږه ته نن راغلل اور د رولز مطابق دا پکار ده چې دا هغه بله ورځ مونږه ته راکړے شوې وے۔ لهذا دا تاسو بلے ورځے ته دغه کړئی۔ ځکه په دې وخت کښې نه دا کوئسچن چا کتلے دی چې په دیکښې څه وی او نه د دې جواب ته به منسټر تیار وی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایجنڈا پر تو پہلے سے کوئسچن جو تھے وہ دیئے گئے ہیں۔ اگر ایک آدھ کوئسچن آج ہی ملا ہو تو براہ کرم جب اس کی باری آئے گی تو اس وقت تک اسے پڑھ لیں۔ اور اپنی خوب تیاری کر لیں۔

جناب پیر محمد خان: په دې ساعت کښې به زه څه تیاری اوکړم او منسټر به څه تیارئی اوکړی او زما خیال دے چې Minister concernedخو شته هم نه۔

جناب سپیکر: جب وقت آئے گا۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: نه جی خبره د رولز کوؤ جی د رولز خلاف ورزی که شوې وی نو بله ورځورته ورکړی۔

جناب سپیکر: آئندہ کے لئے نہیں کریں گے، آئندہ کے لئے وقت پر وہ دیا کریں گے۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سوال نمبر۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب! یو منټ جی سپیکر صاحب دے قاسمی صاحب ته لږه موقع ورکړی جی۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب! یو منټ جی۔

جناب سپیکر: قاسمی صاحب! کوسچن آورہے۔

جناب ابراہیم خان: یو اهم او ضروری مسئله ده جی۔

نشانزہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: دا بیا روستو ټائم ورکوم۔ روستو ټائم ورکوم۔

سوال نمبر 254 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، Absent، سوال نمبر 316 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب Absent، سوال نمبر 459 جناب جمشید خان صاحب۔

*600_ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہستان ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ اپر دیر، شرینگل، تیمر گرہ کے مقام پر دفاتر جبکہ پاتراک اور کلکوٹ کے مقام پر فیلڈ یونٹ کی عمارتیں تعمیر کررہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عمارتوں کی تعمیر میں عمارتی لکڑی بھی استعمال میں لائی گئی ہے؛

(ج) اگر(الف) اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

مذکورہ عمارات میں کل کتنے مکسر فٹ لکڑی استعمال ہوئی ہے۔ نیز مذکورہ لکڑی کس مارکیٹ سے کس قیمت پر خریدی گئی ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب سراج الحق(سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) (1) کلکوٹ فیلڈ یونٹ میں 966 مکسر فٹ لکڑی حساب 45 روپے فی مکسر فٹ مقامی طور پر خرید کر استعمال کی گئی ہے۔

(2) پاتراک فیلڈ یونٹ میں 790 مکسر فٹ لکڑی بحساب 70 روپے فی مکسر فٹ مقامی طور پر خرید کر استعمال کی گئی ہے۔

(3) تیمر گرہ دفتر کے لئے 30 مکسر فٹ لکڑی بحساب 400 روپے فی مکسر فٹ اور 47 مکسر فٹ بحساب 145 روپے فی مکسر فٹ جبکہ 432 مربع فٹ تیار جائزی بحساب 78 روپے فی مربع فٹ خرید کر استعمال کی گئی ہیں۔

*459_ جناب جمشید خان: کیا وزیر ماحولیات وماہی پروری از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 96-1995 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع بونیر میں مہاشیر مچھلی کے لئے ایک فش ہیچری شامل کی گئی تھی۔ جو کہ مشہور قسم کی مچھلی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس فشری پر کام ابھی تک نہیں ہوا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت اس مجوزہ ماہ شیر مچھلی فارم پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کیونکہ ایسی کوئی سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منظور نہیں ہوئی تھی۔

(ج) ہیچریاں قائم کرنے سے متعلق تمام اختیارات ضلعی حکومتوں کو منتقل ہو چکے ہیں۔ اس لئے ایسے منصوبے ضلعی حکومتیں اپنی ترجیحات کے مطابق اپنے سالانہ ترقیاتی منصوبوں میں شامل کر سکتے ہیں۔

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر۔ سوال نمبر 459 دا خو جناب سپیکر! هر یو معزز ممبر چې سوال کوی نو د هغې د پاره یو خاص تیار ئی ئے کړی وی ما هم چې دا سوال کوؤ نو ما د دې د پاره څه خاص تیارئے کړے وو خو دا جواب ئے داسې دے چې زما په خیال داسې "اړتاویزی" خبره ئے کړی ده چې ما خو دا تپوس کړے وو چې د بونیر د پاره مهاشیر مچهلی فارم، منظور شوې وو۔ دوئ دا وئیلی دی چې دا هډو د سره منظور شوې نه دے۔ ٹهیک ده اے ډی پی کښې راغلې وو دا، خو دوئ ماله دا خبره داسې ختم کړې ده۔ زما دا درخواست دے چې کوم څیزونه چې غلط وی هغه دوئ د ضلعی حکومت په سر باندې ورتپی چې د هغوئی نه مونږه تپوس اوکړو نو آیا مونږه ته دا دغه پکار دے چې یره د ضلعی حکومت چې کوم غلط کارونه دی، هغه خو مونږه هغوئی ته دغه کوؤ چې

د هغوئی نه تپوس اوکړو او چې کوم نور دلته دی نو چې د هغې تپوس به د چا نه کوؤ۔

جناب سپیکر: جناب ربانی صاحب!

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! 1995-96 کے اے ڈی پی میں کوئی ایسا کیس Approve نہیں ہوا ہے اور Devolution میں ہیچریاں قائم کرنے کا اختیار ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو چلا گیا ہے اور وہ جہاں چاہیں ہیچریاں قائم کر سکتی ہیں، اس لئے یہ سکیم 1995-96 میں Approve نہیں ہوا ہے، یہاں کوئی بھی مہاشیر مچھلی کا یا اس کے لئے کوئی فش ہیچری قائم کرنے کا کام شروع نہیں ہوا ہے۔ اگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہاں بھی قائم کرنا چاہتی ہے قائم کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: دوئ وائی چې کار نه دے شروع شوې۔ ما خو دا تپوس کړے دے چې منظور شوې وو، کار پرے نه دے شروع شوې پکار دا وه چې په هغه کال کښې شروع نه شو نو چې په دویم کال پرے شروع شی، په دریم کال پرے شروع شی۔ د ډسټرکټ ګورنمنټ خو اوس دا کال نیم اوشو چې راغلې دے صوبائی حکومت خو د مخکښې نه فنکشن کښې دے کنه۔

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب د ده دغه دا دے، تاسو 1995-96 اے ډی پی ذکر کوئی؟

جناب جمشید خان: آؤ جی۔

جناب سپیکر: دے وائی دا په هغې کښې منظور شوې نه دے۔ Reflect شوې پکښې نه دے۔ وائی Reflect شوې پکښې نه دے لکه دا سې۔

جناب جمشید خان: دا دوئ په وثوق سره وائی دا خبره جی۔

جناب سپیکر: نه تاسو په وثوق سره وائی چې منظور شوې دے۔

جناب جمشید خان: زه خو دا وایم چې په اے ډی پی کښې راغلې دے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب تاسو څه وائی؟

وزیر خوراک: جناب! میں یہ عرض کرتاہوں کہ 96-1995 میں اگر کوئی فش ہیچری وہاں قائم کرنے کی بات ہو تو کوئی سکیم Approve نہیں ہوئی ہے،اس کے لئے کوئی Allocation نہیں ہوئی۔ کوئی سکیم وہاں بنی ہی نہیں ہے۔اوراس کے اختیارات ابھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو چلے گئے ہیں۔اس لئے اگر جناب جمشید خان صاحب، دوئ هلته یو فش هیچری سائمول غواړی نو هغه به ډسټرکټ ګورنمنټ هلته قائمه وی۔ 96-95 کښې د دې د پاره څه Allocation یا څه Approved سکیم چې په هغې باندې هلته څه کار شروع شوې وی، څه نه دے شوې۔

جناب جمشید خان: زه ځان له جی پرائیویټ قائمول نه غواړمه پرائیویټ خو چې قائموم، د هغې د پاره خو بیا طریقے شته، ما خو د ګورنمنټ خبره کړې ده جی۔ چه ګورنمنټ ریکارډ له پکار وه چې تر اوسه پورے په دې ډی پی کښې چې کار پرے شروع شوې وے۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب دوئ خو جواب کښې لیکلی دی چې "یہ درست ہے" مطلب دا دے چې سکیم په سالانه ترقیاتی پروګرام کښې نشته دے۔ "یہ درست ہے کیونکہ ایسی کوئی سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منظور نہیں ہوئی تھی۔ ہیچریاں قائم کرنے سے متعلق تمام اختیارات ضلعی حکومتوں کو منتقل ہو چکے ہیں۔اس لئے منصوبے ضلعی حکومتیں اپنی ترجیحات کے مطابق اپنے سالانہ ترقیاتی منصوبوں میں شامل کر سکتی ہیں۔

جناب جمشید خان: دے سره خو جی زما اتفاق دے چې دا اوس د ضلعی حکومت سره دی خو د مخکښې نه دا جی 96-1995 په اے ډی پی کښې دا شامل وه جی۔ زه دا وثوق سره وائم جی۔ بس تهیک شو جی۔

جناب سپیکر: جی،Next سوال نمبر 476 جناب امیر زادہ خان صاحب۔

*476_ جناب امیر زادہ: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن (FDC) نے 1981 میں سوات اور دیر کوہستان کے لوگوں کے ساتھ Pre-fixed کے تحت 17 لاکھ مکعب فٹ ایستادہ درختان خریدنے کا معاہدہ کیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ FDC نے معاہدے سے تجاوز کرتے ہوئے زائد عرصہ تک طے شدہ مقدار سے زائد درخت کاٹ کر فروخت کئے؛

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ معاہدے کے تحت FDC نے کتنی تعداد میں لکڑی نکال کر فروخت کی ہے نیز آمدنی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(ii) FDC کے پاس معاہدے سے تجاوز کا کیا جواز ہے اور حکومت مقامی باشندگان کو Net sale کے تحت ادائیگی کے لئے تیار ہے؛

<u>جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست نہیں۔ FDC نے معاہدے سے تجاوز نیں کی ہے۔ گو کہ معاہدہ محررہ 14.10.1981 کی معیاد 30-6-1981 تک تھی لیکن سوات کوہستان کے عوام نے دوبارہ معاہدہ محررہ 6-10-1981 میں مارکنگ برائے سال 84-1983 اور 85-1984 کے لئے سابقہ معاہدہ کی توثیق کی جو کہ ڈپٹی کمشنر سوات کی چٹھی نمبر 18-19215 مورخہ 22-10-1983 کے ذریعے موصول ہوئی (منسلکہ الف) دیر کوہستان کے عوام کی نمائندہ عمائدین بھی مورخہ 10-6-1982 کو دفتر ڈپٹی کمشنر دیر واقع تیمرگرہ میں کام کی معیاد کی توسیع پر متفق ہوئے (منسلکہ ب) مزید یہ کہ سال میں اتروڑ اور کالام کے عوام نے مطالبہ کیا کہ یا تو ہمارے جنگل Net sale پر نکالے جائیں یا سابقہ Pre-fixed معاہدے کے تحت موجودہ لاٹوں کی مد میں جو کہ ٹھیکیدار کی کوتاہی کی وجہ سے تاحال مکمل نہ ہو سکیں۔ پیشگی ادائیگی کے لئے درخواست دی جو کہ FDC نے مان لی جس پر تمام لاٹوں میں Pre-fixed بنیاد پر پیشگی رائلٹی ادا کر دی گئی (منسلکہ ج)۔

(ج) (i) FCD نے ذیل ایستادہ درختوں کی کٹائی کر کے رائلٹی بمطابق معاہدہ ادا کی ہے۔

<u>علاقہ</u>	<u>مقدار</u>	<u>آمدن</u>

سوات کوہستان	3779119مکعب فٹ	133859740روپے
دیر کوہستان	3277397مکعب فٹ	142725182روپے

مندرجہ بالا مقدار میں سے کارپوریشن نے صوبائی حکومت کی منظوری سے DFIC چکدرہ اور کئی دوسرے سرکاری اداروں کو لکڑی سپلائی کی ہے۔ جہاں تک گدون کا تعلق ہے اس کے بارے میں متعلقہ دستاویز بطور منسلکہ (د) لف ہے۔

(ii) FDC نے معاہدے سے تجاوز کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے زائد مقدار کی نکاسی مقامی لوگوں کی خواہش پر کی گئی ہے ایف ڈی سی کے لئے Net-sale کے ذریعے دوبارہ حساب کرنا یا کوئی زائد رقم کسی بھی وجہ سے ادا کرنا ممکن نہیں یہ بتانا ضروری ہے کہ اس ضمن میں مقامی لوگوں کی درخواست پر مقدمہ پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے لہذا بہتر ہو گا کہ اس ضمن میں عدالت عالیہ کے فیصلے کا انتظار کیا جائے۔

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مطمئن ئیے۔

جناب امیر زادہ: نہیں جی، جناب سپیکر سوال نمبر 476 (الف، ب، ج) میرے خیال میں میں نے سوا تین ارب روپے کا سوال پوچھا تھا لیکن جواب کے ساتھ کم از کم دس صفحے انہوں نے ردی کے کاغذ کے اس کے ساتھ Attach کئے ہیں۔ ان پر لکھا ہوا کہ کچھ نظر نہیں آتا لیکن پھر بھی میرے کچھ ضمنی سوال ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے معاہدے کوئی تجاوز نہیں کیا اور جواب کے جز (ب) میں لکھتے ہیں کہ ایک سادہ کاغذ پر انہوں نے چند عمائدین سے انگوٹھے لگوا کر بیس سال تک معاہدے سے تجاوز کیا۔ جناب سپیکر! 1981 میں انہوں نے ایک معاہدہ کے تحت ایک ریٹ فکسڈ کیا تھا اور آج تک اسی ریٹ کے تحت -/51 روپے میں دیودار جو ایک قیمتی لکڑی ہے وہ عوام سے وصول کی جاتی ہے۔ اور انہوں نے جو پیمنٹ کی ہوئی ہے وہ لکھتے ہیں کہ کل ستر لاکھ فٹ انہوں نے جنگل سے لکڑی نکالی ہے، کاٹا ہے جبکہ معاہدے کے تحت انہوں نے سترہ لاکھ فٹ نکالنا تھی اور انہوں نے جو پیمنٹ کی ہے وہ کوئی ستائیس کروڑ روپے ہیں جبکہ میرے حساب سے آج کل کی جو مارکیٹ ویلیو ہے اس حساب سے تین ارب بیس کروڑ روپے بنتے ہیں جو کوہستان کے ڈیڑھ لاکھ عوام کا حق ہے ان کے Survival کا سوال ہے اور میں اسی فلور پر کہتا

ہوں کہ FDC ترقیاتی ادارے کے نام پر ایک سفید ہاتھی ہے، اسے عوام پر مسلط کیا گیا ہے۔ جناب! میں تو اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری کوئسچن کریں نا۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے۔

<u>جناب امیر زادہ:</u> میرا ایک سوال تو یہ ہے کہ جیسے انہوں نے کہا تو کیا کہیں بھی کسی سادہ کاغذ پر کروڑوں روپے کا ایگریمنٹ ہوا ہے کسی بھی سرکاری محکمے میں؟ مجھے کوئی مثال دے دیں۔ چند لوگوں سے انگوٹھے لگوا کر سادہ کاغذ پر ڈیڑھ لاکھ عوام کے حقوق پر انہوں نے ڈاکہ ڈالا ہوا ہے، یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

<u>جناب فرید خان:</u> محترم سپیکر صاحب! اس پر میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب فرید خان صاحب۔

<u>جناب فرید خان:</u> شکریه جناب سپیکر، دوئ جی په دیکبنې ښنګه چې امیر زاده خان اووئیل چې د درے کالو د پاره اوؤلس لکهه فټو معاهده شوې ده او د هغې په ځائے باندې دوئ باره، تیره سال لرګے چلولے دے او ستر لاکهه فټ لرګے دوئ ویستلے دے۔ دلته کبنې دوئ د مختلف معاهدو ذکر کوی چې زمونږ سره بیا خلق راغلې وو او په هغې کبنې ئے Extension کړے دے۔

<u>Mr. Speaker</u> Order please, Order please.

<u>جناب فرید خان:</u> مشران راغلې دی او مونږه سره ئے په هغه معاهده کبنې ئے بیا Extension کړے دے اد د 1983 پورے معاهده شوې ده او په دیکبنې د 1985 ذکر شوې دے خو په هغې معاهده کبنې دا خبره شوې ده۔ دے معاهدے سره چې دوئ کومې کاپیانې Attach کړے دی په دغه کاپئ کبنې هم دا ذکر شوې دے او مشرانو ورسره دا خبره کړې ده چې د کوم لرګی چې معاهده شوې ده که هغه تاسو په مقرره ټائم کبنې ویستلو نو دوه کاله ئے ورله نور ورکړے دی خو د فټ وارئ اضافه ئے ورسره نه ده کړے چې مونږه د دې اوولس لکهه فټه نه اضافه څه فټ واری تاسو له درکړو۔ مطلب دا دے چې ستر لاکهه فټ هغوې په مینځ تقریباً 43 لاکهه فټ Difference راځی۔ 53 لاکهه فټ تین چار ارب روپئ د هغې په دې وخت کبنې جوړیږی۔ دا بالکل یو ګهناؤنه کهیل شوې دے په دې صوبه سرحد کبنې او جنګلات چې د ټولو نه لویه د آمدن ذریعه ده صوبه سرحد

کښې۔ او د ملاکنډ ډویژن د رزق هغه واحده ذریعه معاش چې دے هغه دغه دے په دې حواله سره د ټول ایوان توجه دے طرف ته راګرځوم چې دا دومره یوه اهمه مسئله ده چې په دیکښې FDC بالکل د هغه ساده لوح خلقو جیبونه لوټلی دی۔ په دې حواله سره زه دا مطالبه کوم چې دا دے سټینډنګ کمیټی ته ریفر کړے شی او په دې باندې دے سټینډنګ کمیټی غور اوکړی۔ دا یو انتهائی د اربونو روپو دهوکه د هغه خلقو سره شوې ده۔ په دیکښې او د FDC څنګه چې امیر زاده خان اووئیل زه د هغې سره اتفاق کوم چې دیو سفید هاتهی په شکل کښې ناست دے او ډیر لوئے یو کرپشن په ملکی سطح باندې کړے دے۔ دے کښې کم از کم مونږه دا دغه کول غواړو چې دا د سټینډنګ کمیټی ته حواله کړے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب نادر شاہ صاحب!

<u>جناب نادر شاہ</u>: دے باره کښې جی زما ضمنی کوئسچن دا دے چې دوئ پخپله په دې جواب "ج" کښې لیکلی دی چې "*زائد مقدار نکاسی مقامی لوگوں کی خواہش پر کی گئی ہے۔*" او لاندې ئے بیا لیکلی دی "*کہ اس ضمن میں مقامی لوگوں کی درخواست پر مقدمہ پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے*" نور زما تپوس دے که د مقامی خلقو په دیکښې خواهش وو نو بیا دا خلق عدالت ته څنګه تلل د پیسو د غبنتو د پاره۔ دے باره کښې دا ډبلنګ دے اور دا متضاد دغه دے۔ په دې باره کښې د دوئ نه تپوس کول پکار دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر احمد بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر صاحب ډیره اهم مسئله ده۔ پرون نه هغه بله ورځ بهر خلق ولاړ وو هغوې مونږه ته کاپئ راکړې ده چې یره دے فارسټ ډیپارټمنټ کښې ډیرے زیاتې گھپلې دی او په هغې کښې هغوې ریفرنس هم ورکړے دے هغه کاپئ ما سره اوس نشته په هغې کښې پورا نومونه لیکلی دی چې کوم کوم Conservator او کوم کوم فارسټر پکښې Involve دی نو زما به دا خواست وی چې ډیره Important مسئله ده او پاکستان کښې ټولو نه زیات ځنګلات او ټولو نه ښکلې لرګے په دې صوبه کښې دے۔ پاکستان کښې بل ځائے کښې نشته او زمونږه د صوبې په اربونو روپو حساب کتاب دے په دې فارسټ ډیپارټمنټ

کښې زما به دا خواست وی چې څنګه فرید خان ریکویسټ اوکړو چې دا کمیټۍ ته حواله شی مخکښې دے ایجوکیشن کښې هم مونږه کمیټۍ ته حواله کړے وو۔ هم دا د مانسهرے سیکنډل وو۔ تاسو ته به پته وی روستنۍ اسمبلۍ کښې نو په هغې کښې اربونو روپو ګهپلے په هغې کښې ویستلے شوې وے نو زما به دا خواست وی چې دا مونږه ټول د صوبې د ښیګړې د پاره او د خپل وسائل صحیح طریقے سره استعمالولو د پاره، او د ځنګلات دا کټائی حو دا سې تباهی جوړوی۔ دا تربیلې ډیم دا ټول د Siltنه ډکیږی دا ټول سیلابونه راځی او چې ونے نه وی نو دا ټولے خاورے او کانړئ چې دی کښې جمع کیږی نو په دې وجه کښې لږ زیات دغه کول غواړې۔ زما به دا خواست وی ټول هاؤس نه چې دا د کمیټۍ ته حواله شی چې په صحیح طریقه سره دا Thrash outشی چې دا کوم ځائے کښې Flaw ده او چرغلطی ده چې په هغې باندې عمل درآمد اوشی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مشتاق احمد غنی صاحب اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی</u>: جناب سپیکر! اس ضمن میں میری یہ گزارش ہے کہ ہمیں ذاتی طور پر معلوم ہے کہ Minister concernedاس میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں اور کئی ایک میٹنگز ہم نے خود بھی Attendکی ہیں لیکن اس کے باوجود جو فارسٹ کی بیوروکریسی ہے وہ Upper handہے اور ہزارہ، دیر، سوات کوہستان میں لاکھوں مکعب فٹ لکڑ کی کٹائی غیر قانونی طور پر ہو رہی ہے اور پہلے بھی ہمارے ملک میں جنگلات چار پانچ فیصد رقبے پر قائم ہیں اور اگر اس طریقے سے یہ کٹائی جاری رہی اور اس کو روکنے کی کوئی خاص کوشش نہ کی گئی یا کوئی خاص منصوبہ بندی نہ کی گئی تو جس طریقے سے یہ سلسلہ اب چل پڑا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بہت جلد جنگلات کا صفایا ہو جائے گا۔ پہلے ہی ہمارے ماحول میں جنگلات کی کمی کی وجہ سے خاصے نقائص پیدا ہو رہے ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے تو میری گزارش صرف موجودہ حکومت سے یہی ہے کہ فارسٹ کی بیوروکریسی کو لگام دیا جائے اور جہاں بھی Windfallکے نام پر یا جیسے پرمٹ ہوتا ہے دو درختوں کا اور کاٹے جاتے ہیں دو سو درخت، اس کو کسی طریقے سے کنٹرول کیا جائے تاکہ ہمارے جنگلات جیسے قیمتی سرمائے کا تحفظ ممکن ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دوئ چې دا کوم کوئسچن پیش کړے دے دا ډیر اهم دے ځکه چې یو طرف ته خو مونږه ګورو چې په فارسټ کښې ځومره سمګلنګ په غټه پیمانه باندې روان دے، څومره ځنګل کټ کیږی زمونږه د خپلو ځنګلاتو خو ماته پته لږی چې په شانګله کښې خو بالکل د څو کالو نه هغه تباهی روانه ده او بالکل هغه ملک کوم چې هغه ګرین ایریا وه، ټول سرسبز او شنئ ځنګلے وے نن هغه بالکل د لرے لرے نه چې ګورے نو چې یو بنیادم پکښې ګرځی نو هغه هم پکښې لیدلے کیږی۔ چرته هغه ځنګلات چې په هغې کښې به میښه او هغوی به پکښې ګرځیدو هغه چا به نه لیدو، نن په هغې کښې چې یو معمولی غوندې څیز ګډه یا بیزه ګرځی نو هغه هم پکښې خلق وینی۔ نو دا تباهی روانه ده۔ دا بغیر د دې نه کیږی چه د دې د پاره مونږه یو کمیټۍ دغه کړو، خپله کمیټی هم شته خو په دې وخت کښې دومره په تفصیل دغه نه کیږی لهذا دا کمیټی ته حواله کول پکار دی بلکه دے سره منسلک نور سوالونه چې دی نو زما دا ریکویسټ دے چې دا ټول کمیټی ته حواله کړئ او په دیکښې د حکومت تاوان نشته، دا د اسمبلئ Proper څیز دے او د اسمبلئ خرچه پرے راځی نو دوئ د یریږی نه منسټر د پاره په دیکښې څه جرم نشته په ځان د هډو نه یریږی۔

جناب سپیکر: سکندر شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکرا زه هم دا خبره کومه چې دا سوال د کمیټۍ ته حواله کړے شی ځکه چې ډیر د اهمیت حامل دے او دیکښې لوئے دغه مخا مخ راغلې دی، زمونږه دوه ارکان اسمبلئ دے باندې کافی Stress کړے دے او هغوی سره انفارمیشن شته۔ پکار ده چې ډیپارټمنټ والا دوئ سره کینئ او دغه اوکړی نو دیکښې د دې تحقیقات به هم اوشی او مخا مخ به دغه راشی چې حالات دی او څه دغه دے۔

جناب سپیکر: مولانا حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب! دے ملګرے چې کوم سوال کړے دے دا ډیره اهم خبره ده۔ چې دومره غټے ګهپلے شوې دی نو پکار دا ده چې د هغې بروقت

معلومات اوشی بیا روستو د پی اے سی په اجلاس کښې څلور پینځه کاله روستو مسئله راؤځی او بیا هغه خلق په هغه ځائے باندې موجود نه دی نو اوس بروقت چې د دې تدارک اوشی او د دې د پاره یوه ښه کمیټی جوړه شی نو دا به ښه خبره وی۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

فضل ربانی(وزیر خوراک): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د نن نه درویشت کاله مخکښې د ایف ډی سی او د اوتروړ، کالام او کوهستان د مکانانو او مشرانو په مینځ کښې د هغې ځائے د ډپټی کمشنر او د افسرانو او د پراجیکټ ډائریکټر په مخ کښې یوه معاهده شوې ده په دې کښې یو Pre fixed rate دے یو Net sale دے دا چې کومه خبره عدالت کښې ده هغه په دې ده چې دا لرګی زیات وهلی شوې دی، هغه په دې ده چې په Pre fixed rate باندې هغوې سره معاهده شوې وه او هغوې عدالت ته تللی دی چې مونږه ته ئے په Net sale را کړه Pre fixed دے ته وائی چې په نټ باندې مونږه هغوې ته هغه ورکوؤ او Net sale دے ته وائی چې مال خرڅ شی نو په هغې روستو حصه ورکوؤ۔ Pre fixed چې مال او وهلے شې نو په هغې مخکښې ګورنمنټ هغوې ته، چې دومره فټه مال او وهلے شو، په دې وجه دا خبره غلطه ده چې هلته دوه کسان ناست دی او معاهدے ئے کړې ده، د هغې ټولے علاقے ملکانان، مشران، او په هغې کښې Extension شوې دے او په عدالت کښې د هغوې مؤقف دا نه دے چې دا لرګی زیات وهلی شوې دی، موقف دا دے چې مونږه ته ئے په Net sale کړه، په دې وجه په دې کښې هیڅ قسم ګهپلا نه ده شوې دا هلته د دې مکمل Documentary proof شته دا د هغوې په صلاح شوې ده، اوس په عدالت کښې که فیصله په Net sale او شوه بیا به ګورنمنټ هغې ته پابند وی۔ فی الحال په Pre fixed ده، فی الحال ئے په Net sale هغوې ته ورکولے هم نه شو او دا د هغې ځائے د عمائدینو او ملکانانو او د هغې ځائے د ډیپارټمنټ او د ډپټی کمشنر په مخکښې په افهام و تفهیم سره، خلقو ته د جنګلاتو نه د فائدے ورکولو په عرض دا معاهده شوې ده۔

جناب سپیکر: امیر زاده خان صاحب۔

جناب امیر زادہ خان: جناب سپیکر صاحب! زه بالکل نه Agree کوم د منسټر صاحب د Statementسره چې هغوی دا وائی چې دا معاهده شوې وه د خلقو په رضامندئی باندې، دوئ دے پخپله اووائی چې 1981 کښې یو ریټ فیکسډ شی په هغه وخت کښې اووه په چالیس روپے بوری وه آیا دے ،دے وزیرخوراک هم دے، دے د ماله چالیس روپئی اوړه اولګوی زه ورله په اکیاون روپه فټ دیار ورکوم-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

جناب امیر زادہ خان: بله جی زه دا عرض کوم۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فرید خان صاحب۔

جناب فرید خان: امیر زاده خان چې اووئیل چې دا په اکیاون روپے کوم فټ چې مقرر شوې دے صرف د ستره لاکه فټ د پاره مقرر شوې دے او دریو کالو د پاره مقرر شوې دے او دوئ د ستره لاکه فټ په ځائے باندې ستر لاکه فټ ویستلے دے او هم ددغه اکیاون روپے په حساب باندې او د دریو کالو په ځائے باندې، که د هغه مشرانو دا دغه مونږه درست هم کړو، صرف د دوه کالو د پاره ئے ورسره معیاد سوا کړے۔ خو صرف معیاد ئے سوا کړے دے، فټ واری ئے ورسره نه ده سوا کړے په دې لحاظ سره ترپن لاکه فټ هم په دغه ریټ باندې دولس دیار لس کاله ئے چلولی دی دا معمولی خبره ده دا خو واضح خبره ده دے کښې خو څه Contradiction نشته دے جی۔

جناب امیر زادہ خان: بل د دې لړ پس منظر وایم جی چې دا دے په دې معیاد کښې Extension، څنګه چې فرید خان اووئیل دا په دې وجه چې ایف ډی سی بلیک میل کول خلق، ایف ډی سی په 1981 کښې معاهده کړې وه د ستره لاکه فټ او خلقو سره ئے دا ایګریمنټ کړے وو چې لرګے که مونږه ویستولو او که او نه ویستولو تاسو ته به مونږه Payment کوؤ او بیا هغه لرګے په ځنګل کښې سخا

کیدو، خرابیدو، بوسیده کیدو۔ هغه خلق به راتلل دے ایف ډی سی ته چې یره ځنګل خرابیږی، تاسو خپل دا لرګے اوباسئی، خرابیدو، بوسیده کیدو۔ هغه خلق به راتلل دے ایف ډی سی ته چې یره ځنګل خرابیږی، تاسو خپل دا لرګے اوباسئی، مونږه ته Paymentاوکړئی نو هغوې بیا هغه پس منظر کښې هغوې ته Extension ورکړو په معیاد کښې او بیا دوئ خلق مجبوره کړی وو چې تاسو مونږه سره ایګریمنټ اوکړئی۔ صرف دوه کاله معیاد ئے ورکړے وو او هم په هغه بنیاد باندې ایګریمنټ شوې وو چې دغه ریټ کښې مونږه۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوټه ئے نه ده زیاته کړے، هغه ستره لاکھ کښې ئے دوه کاله معیاد ورکړو۔

جناب امیر زاده خان: او په هغه ستره لاکھ کښې، او بیا بله خبره دا ده چې د معاهدے خپله هم څه Credibilityخو وی په ساده کاغذ باندې دوئ د ماته اووائی، چې د یو څو کسانو ګوتے لګول او د هغې هم Verificationنه کیږی چې آیا هم هغه کسان دی د چانه چې ئے ګوتے لګولے دی او بیا کسان راشی چې هغه د ټول قوم، ټهیک ده چې زمونږه یو روایت دے چې یو کس هم فیصله کولے شی خو هغه د قوم په مینځ کښې، د قوم مخا مخ پاځی یوه خبره اوکړی نو هغه Validدے خو چې یو سړے پټ په پټه دلته دوئ په دفتر کښې کښینولے وی، چې یو سړے د دستخط په ځائے ګوته لګوی جی هغه په معاهده څه پوهیږی چې په دې کښې ئے څه لیکلی دی۔ نو براه مهربانی دا Thrash outکولو د پاره د کمیټی ته حواله شی۔ بل چې تاسو پخپله۔۔۔۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! څو پورے د دې خبرې تعلق دے چې دا د دستخط په ځائے ګوته لګولے شوې ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه رومبئی خبره دا ده چې دا په ایګریمنټ ټائم پیریډ کښې دننه دوئ اووئیل چې دا لرګے هم هغه ستره لاکھ فټ وونو دا چونکه اونه وتلو نو دوه کاله ورته ټائم ورکړے شو د ستره لاکھ په ځائے باندې ستر لاکھ ولے وتلے دے ؟

وزیرخوراک: جناب سپیکر صاحب! چې کله په ایګریمنټ کښې Extension کیدو د هغې مطلب دا دے چې Extension په ټائم کښې اوشو لرګے به خامخا کټ کیږی، د لرګی، داسې خبره نشته چې هغه به ستره لاکه کښې دوئ پابند دی۔ دوئ دے داسې یو دستاویز اوښائی چې دا Extension دے د پاره شوې دے چې ټائم سوا شو او دوئ به په ستره لاکه کښې پابند وی، داسې خبره نه ده د هغې ځائے د خلقو، مشرانو، هغه مشرانو ته دا اووئیل چې هغوې ګوتے لګوی دی دا ښه خبره نه ده، مشترکه ګوته هم اولګوی، هغه مشر دے دهغه ذهن کار کوی، د هغه تجربه کار کوی، هلته چې تعلیم کم دے اوس هم په ټول کوهستان کښې تاسو اوګورئی کالج نشته، هلته د سکولونو کمے دے۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب یوه خبره ده۔ ربانی صاحب یو خبره ده چې ته دومره په Transparency ولاړ ئے چې دا Transparent شوې دے او د ټریژری بینچز نه او اپوزیشن بینچز نه تجویز راغې چې د مزید دغه د پاره دا کوئسچن د کمیټی ته ریفر شی نو ته د دې په باره کښې څه وائے۔

وزیرخوراک: سپیکر صاحب! زه دا وایم چې په دې کښې صرف هلته د Net sale او Pre fixed یوه خبره ده، په هائی کورټ کښې د هغې کیس دے، هغه هائی کورټ ته مونږه انتظار کوؤ۔ که هغوې څه فیصله اوکړه نو ګورنمنټ به د هغې پابند وی، فی الحال په دې هیڅ قسم د هغه وخت مطابق، دا ښه صحیح Transparence شوې دے د ټولو مشرانو مخکښې شوې دے۔ دیکښې د ګورنمنټ د طرف نه، د عوامو د طرف نه، ټول خلق حاضر وو۔ هیڅ قسم داسې څه خبره نشته د کمیټی د حواله کولو نو که داسې ہر خبره مونږه کمیټی ته حواله کوؤ نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک حیات خان صاحب! میاں صاحب په کرک کښې جنګلات نشته۔

جناب حیات خان: شته دے جی، سپیکر صاحب! ځنګه چې تاسو دوئ ته اوفرمائیل، ټریژری بینچز والا هم وائی چې دا د کمیټی ته حواله شی د اپوزیشن ممبران هم وائی چې کمیټی ته دے حواله شی او زمونږه منسټر صاحب وائی چې یره دے کښې څه ګهپلے نه دی شوې نو بهرحال چې دا کمیټی ته حواله شی نو په

هغې کبنې به ئے پته اولګی چې ګهپلے شوې دی او که نه دی شوې نو پکار دا ده چې په دې دے ووتنګ اوشی بس پته به ئے اولګی چې کوم طرف ته ځی۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! چونکہ اس وقت اس سائڈ پر میری کنسٹرکشن کے کام روڈز وغیرہ کے تھے تو یہ واویلا اس وقت بھی تھا تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کو Defend کرتے ہیں جن لوگوں نے اس ملک کو لوٹا ہوا ہے۔ وہ یہ باتیں ان لوگوں پر ثابت کریں اور ان سے پیسے وصول کریں وہ آج کل اس پوزیشن میں ہیں (تالیاں) اور اس وقت کی گورنمنٹس اس میں شامل تھیں، آپ لوگ تو شامل نہیں ہیں، تو یہ اچھی بات نہیں ہے اس سے آپ کی گورنمنٹ اور اس وقت کی گورنمنٹ کا فرق واضح ہو جائے گا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کریں اور ان کو نکلنے نہ دیں۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ ہم بار بار کہتے ہیں کہ ممبران اسمبلی کے جو سوالات آتے ہیں تو ان میں کوئی نہ کوئی غبن ہو گی۔ میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ 1981-10-14 کا جو معاہدہ ہے اس وقت آپ بھی سٹوڈنٹ تھے اور ہم بھی سٹوڈنٹ تھے تو آپ کیوں تائید کر رہے ہیں کہ یہ معاہدہ ٹھیک ٹھاک ہوا ہو گا۔ جب ساری اسمبلی کہتی ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ ہر کوئی کہتا ہے کہ جنگلات میں غبن ہو رہی ہے تو ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جب ایسے سوالات اسمبلی میں آتے ہیں کیا اس سے محکمے کی بدنامی نہیں ہوتی ہے ہم غبن رکوانا چاہتے ہیں۔ آپ اس میں ہمارے ساتھ مدد کریں کیونکہ یہ 1981-10-14 کی بات ہے، آج کی بات نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاؤس کو Put کریں جی۔

جناب سپیکر: خلیل عباس خان۔

جناب عبدالاکبر خان: ووٹ کر لیں جی، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ جی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! مهربانی جی۔ په دې مسئله باندې ډیر بحث اوشو جی۔ منسټر صاحب اووئیل چې Pre sale agreement دے او مونږه Pre

sale مطابق هغوي ته پيسے ورکوؤ او هغوي Net saleمطابق غواړي۔ منسٹر صاحب د دې يو خبرې جواب دے ورکړی چې ٹھيک شو Pre saleدوئ معاهدے کړې وه په هغې کښې څومره لرگے شامل وو۔ څه فټ واری وه او د هغې څه Time periodوو؟ ځکه چې هره معاهده کښې، تعداد هغې کښې به پکار دے چې دا ليکلی وی چې دومره Cubic feet لرگے Withinدومره ټائم به هغوي هلته نه کټ کوی هلته نه به اوچتوی۔ هغه دے اوبنائی نو زما خيال دے چې دے کښې بيا څه دومره مسئله نشته۔

جناب فريد خان: محترم جناب سپيکر صاحب۔

جناب سپيکر: فريد خان! منسٹر صاحب اورو بيا زه بس دغه کوم۔

وزير خوراک: جناب سپيکر صاحب! زه خو دا تجويز پيش کوم چې دے سره کوم Concerned relatedايم پی ايز حضرات دی او د ډيپارټمنټ کوم آفيسرز دی او زه، مونږ به کښينو او که دوئ بفرض محال هغې نه مطمئن نه شول ټوله خبره په Documentsکښې شته، ليکلے شته، که څه حبره راوتله، د هغې مونږه هم خلاف يو چا چې مال وهلے وی هغه حبره به هم ميدان ته راوځی۔ مونږ به يو ځائے کښينو او خبرې به ان شاء الله حل شی۔

جناب پير محمد خان: جناب سپيکر صاحب!

جناب بشير احمد بلور: جناب سپيکرا! ولے ده ته اعتراض دے چې يو شے-----

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپيکر! پورا ہاؤس کہتا ہے کہ کميٹی کے سپرد کريں تو منسٹر صاحب اس کو کيوں Defendکر رہے ہيں تو ميری گزارش ہے کہ اس کو کميٹی کے سپرد کريں۔

جناب بشير احمد بلور: نہيں، وہ تو کميٹی ہم مانتے ہيں مگر سپيکر صاحب آپ، تا سو جوړه کړی سټنډنگ کميٹی شته نو بيا د فالتو کميټی څه ضرورت دے۔ سټينډنگ کميٹی ته دے حواله کړی۔ هلته به پرے ډسکشن اوشی۔

وزير خوراک: جناب سپيکر صاحب! که دوئ به دغه نه مطمئن شی چې مخامخ کښينو او ټوله خبره سپينه کړو نو بيا ٹھيک شوه کميٹی ته به۔ ئے حواله کړو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 476, moved by the honourable member Ameerzada Khan, may be referred to the Standing Committee concerned?

(The motion was carried)

جناب سپیکر: میرے خیال میں مزید گنجائش نہیں رہی۔

(تالیاں)

Question No. 476, is referred to the concerned standing committee on Forest and Environment.

جناب امیر زادہ: شکریہ جناب سپیکر، اور تمام ایوان کا بھی شکریہ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 477، منجانب جناب امان اللہ خان حقانی صاحب، رکن سرحد اسمبلی۔

*477_ مولانا امان اللہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹریفک کو قانون کے دائرے میں لانے کیلئے روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی قائم ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ جملہ ٹرانسپورٹ حضرات کو روٹ پرمٹ اسی اتھارٹی کی طرف سے جاری کئے جاتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پرمٹ جاری کرتے وقت متعلقہ روٹس کی گنجائش Capacity کو مد نظر رکھا جاتا ہے؛

(د) اگر ایک (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت پشاور کی شاہراہوں پر گنجائش سے زیادہ بے ہنگم ٹریفک کو روکنے کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے اور اب تک مختلف شاہراہوں پر جاری کئے گئے پرمٹوں کی تفصیل فراہم کی جائے۔

ملک ظفر اعظم (وزیر ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں۔ ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی ہر ضلع میں قائم ہے۔ جس کا سربراہ ضلعی ناظم ہے۔

(ب) جی ہاں۔ روٹ پرمٹ گورنمنٹ کے پالیسی کے تحت ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی جاری کر سکتی ہے۔

(ج) صوبائی حکومت کی آزادانہ پالیسی کے تحت پرمٹ جاری کرتے وقت روٹس کی گنجائش اور مسافروں کی ضرورت کو مدنظر رکھا جاتا ہے البتہ پشاور کے شہری علاقہ میں زیادہ رش کی وجہ سے روٹ پرمٹوں کا اجرا عرصہ دراز سے بند ہے۔

(د) حکومت نے پشاور شہر کے شاہراہوں پر ٹریفک کے رش کو کم کرنے کیلئے مناسب اقدام اٹھائے ہیں اور پرمٹوں کے اجراء پر پابندی لگائی ہے۔ جس میں بس، منی بس، سٹیشن ویگن اور رکشہ شامل ہے۔

پشاور شہر کے مختلف روٹوں پر پرمٹوں کی تفصیل لف ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

مولانا امان اللہ : شکریہ جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، مختیار علی خان پلیز۔

مولانا امان اللہ: د ټرانسپورټ سره متعلقه سوال دے او ډیر انتهائی د اهم نوعیت سوال دے۔ او زمونږ دا ممبران رونړه خوک چې پیښور کښې دا بے هنگم رش وینی او څوک چې پیښنو ته راشی نو بیا د وتلو په چل باندې هغه نه پوهیږی دلته کښې دوئ مونږ ته یو لسټ ورسره ئے لګولے دے۔ چې کوم مجوزه روټس دی۔ نو هغوئی کښې دوئ چې کوم دا روټس بنودلی نو زما جناب سپیکر صاحب دا درخواست دے چې په دغه روټس باندې دوی زر تر زره عمل اوکړی۔ او دا خبره ډیر وخت نه علم داسې په التواء کښې پرته ده او د پیښنور چې کوم د ټریفک یو بے هنگمه رش دے۔ د هغې هېڅ حل نه راوځی۔ او خصوصاً د دې نه زما علاقه ډیره زیاته متاثره ده۔ حیات آباد چې کوم علاقه ده۔ حیات آباد خه جوړ شوې دے نو هغه دے د پاره جوړ شوې دے چې هلته به خلق پاک فضا ستهرا ژوند تیروی، او زمونږ سره دا Tragedy شوې ده چې کوم بائی پاس روډ راغلې دے نو بائی پاس Mean چې آبادی به By pass کوی۔ نو زمونږ بائی پاس روډ جی په حیات آباد کښې ئے دننه رانئویستلے دے او ډیر بهاری بهاری ګاډی راځی او ورسره چې د جلال آباد چې کوم فلائنګ کوچے دی۔ دا راځی او زمونږ خلق تر ے نه ډیر په تکلیف کښې وی۔ نو جناب سپیکر صاحب! زما دا ضمنی کوئسچن دے

چې یره په دې مجوزه روټس چې کوم درجه بندی دوئ کړې ده په دوئ باندې به کله دوی عمل کوی؟

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سرا آؤ جی هم دے سره دے۔

جناب سپیکر: خالد وقار خان۔ سپلیمنٹری کوئسچن دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: او جی دے کبنې سر۔ دوئ چې کوم دا روټس ورکړی دی، دے کبنې د بس او د منی بس او د سټیشن ویګن تفصیل ئے ورکړے دے جی۔ خو دے کبنې جی دا سوال نا مکمله دے، دے کبنې دا خیبر روډ چې په دې باندې دا کومے ویګنے ځی، بسونه ځی کنه جی، نو دوئ د دې تفصیل نه دے ورکړے۔ دا ئے بالکل پټ کړے دے دا څیز۔ دے نه علاوه جی دوئ دا رکشے ورکړی دی آٹھ ہزار دو سو تریالیس رکشے په پیښور کبنې چلیږی، دا دوئ په کوم مد کبنې جی دا د رکشو دا اجازت ورکړے دے چې دا دومره رکشے د په پیښور کبنې چلیږی د ټول خلقو مازغه ئے سترې کړل، سیلنسرے ئے اوګورئی د هغې هغه آلودگی اوګورئی Pollutionهغوې څومره پھیلاوئی لگیا دے نو زما ضمنی کوئسچن دا دے چې په دې روډ باندې څومره ویګنے او بسونه چلیږی په دې خیبر روډ باندې کوم چې د دې اسمبلی مخے ته تیریږی جی؟ دوئ د دې تفصیل هډو ورکړے نه دے جی۔

جناب نادر شاہ: دے باره کبنې زه یو ضمنی کوئسچن کوم۔

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر! یہ "د" میں انہوں نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: دا خو، یہ تو پشاور کے بارے میں ہے۔ تو مانسہرہ، اچھا۔

محترمہ یاسمین خان: ہمارا یہاں سے بھی گزر ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! روٹ پرمٹوں کے اجراء پر پابندی لگا کر ہی تو ہم ٹریفک کے مسائل کو ختم نہیں کر سکتے نا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ٹریفک کی جو بہت اہم شاہراہیں ہیں، وہاں ہم نے دیکھا ہے کہ Two waysٹریفک چل رہی ہے تو وہاں One wayٹریفک ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ آپ دیکھیں کہ پشاور صدر میں ایک بہت مصروف شاہراہ ہے اور وہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئے ہے جو کہ بہت چھوٹی ہے اور چھوٹی ہونے کی وجہ سے نمازیوں کو روڈ پر نماز پڑھنا پڑھتی ہے۔ اور

اس کے دو نقصانات ہیں ایک تو یہ سب سے بڑے بات ہے کہ یہ ہمارا اہم رکن نماز ہے اور اس سے نماز اور نمازیوں کی تو نہیں ہوتی ہے، نماز صاف ستھری جگہ پر پڑھنی چاہیئے تو وہاں نمازیوں کی وجہ سے یہ ہوتا ہے کہ ٹریفک جام ہو جاتی ہے اب اگر روڈوں کے اطراف میں ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ نمازیوں کے لئے ایک ایک اچھا اور متبادل انتظام ہو تو میرے خیال میں ٹریفک کا جو وہاں رش ہے وہ بھی کم ہو جائے گا، شور بھی کم ہو گا، جس سے نماز کی بے حرمتی بھی نہیں ہو گی اور نمازیوں کی بھی بے حرمتی نہیں ہو گی۔

ڈاکٹر ذاکر شاہ: دا یو ضمنی غونډې کوئسچن دے سپیکر صاحب،

جناب سپیکر: ذاکر شاہ۔ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر شاہ: Mainخبره دا ده چې کوم روټس باندې فرض کړه دوه سوه پرمټے ایشو شوی دی په هغه روټس باندې کم از کم پانچ سو یا چھ سو ګاډی چلیږی۔ لکه روټس پرمټ کم ایشو شوې دی او ګاډی ډیر زیات چلیږی د دې وجے نه رش ډیر زیات دے او په هر یو چوک باندې دا سې یو حالت وی، پوره Chainلګیدلے وی جی لکه یو سړے که فرض کړه چوک ته راشی کم از کم هغه ته لار نه ملاویږی چې هغه مین روډ ته اوځی دے د پاره کم از کم چې پابند شی چې صرف روټ پرمټ والا ګاډی د په دې روډونو چلیږی۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! زه یو ضمنی سوال دے باره کښې کوم چونکه په دې لار مونږ هم پیښور ته راننوځو او مونږه چې د تخت بهائی نه، مطلب دا دے چې د پیښور پورے خومره لار وهو نو هغه بیا مونږه چې د چارسدے دے اډے را اورسو نو د باقی لاره هغه یوه ګهنټه زمونږه د دې اسمبلئی دغه پورے لګی نو یو ازے دا ګاډو دا تعداد خو دوئ دا سې لیکلے دے چې دا 53دی په دې لار باندې خو زما په خیال چې د دې چیکنګ هیڅ څه سسټم نشته دے۔ چې دا ځوک اوګوری په دې خو د سوونو نه زیات ګاډی چې کوم دے راروان وی۔ دے باره کښې زما دا کوئسس دے چې یره کوم دا بس سټینډ دے دا د هغه رینګ روډ ته اوباسی چې دا روډ دے خلقو ته کهلاؤ شی۔

جناب سپیکر: خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: شکریه جی سپیکر صاحب! څنګه چې ډاکټر صاحب اووئیل دے کښې هیڅ شک نشته چې دلته کوم اعداد و شمار ورکړے غوے دے بغیر پرمټه ګاډی دے نه ډیر زیات دی جی۔ د پیښور د ټریفک مسئله جی ډیره یو ګهمبیر مسئله ده جی او زما دے باره کښې دا تجویز دے جی چې کوم دلته کښې دا Slow moving ټریفک دے ریړے، تانګے دوئ ته د څه متبادل روزګار فراهم شی جی دوئ ته د څه آسان قسطونو باندې د څه قرضے ملاؤ شی چې دوئ څه خپل پک اپ واخلی یا رکشے واخلی یا نو څه واخلی ځکه که تاسو اوګورئی په دې جی ټی روډ باندې روډ ډیر پلن دے جی صرف دوه لائین استعمالیږی دا پیښور کښې دننه دے۔ د سکولونو مخے ته د هغې وجه دا ده چې نور دوه لائین دے ریړو ټانګو ګهیر کړی دی سوری پل د ټریفک مسئله دا همیشه نه یو مسئله لا روانه ده۔ دا هم د دغه ریړو تانګو د وجه نه ده زما دا تجویز دے حکومت ته چې دوئ ته د څه متبادل روزګار یا څه په آسان قسطونو باندې ورته قرضے ورکړی چې دوئ ځان ته څه ګاډی ماډی واخلی او دا ریړے د مکمل طور باندې Banشی جی۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: شکریه جناب سپیکر صاحب! تر څو پورے چې پیښور کښې د ټرانسپورټ د رش تعلق دے دا خبره بالکل صحیح ده چې پیښور کښې د ټرانسپورټ رش خوبیا هم مونږه عوامی نمائندګان یو په دې هاؤس کښې ناست یو عوامی نمائندګان د دې ته هم اوګوری چې په هر یو سټاپ باندې راشی۔ د دې سورلئی نه دا پته لګی چې عوامو ته هم یو تکلیف دے دا موجوده چې کوم ګاډی، یو طرف ته مونږ دے ته ګورو چې Pollution پهیلاؤ وی دا ټول اوونیسو که معمولی فرق هم پکښې وی، رکشے هم بندے کړو سوزوکیان هم بند کړو نو دلته داسې یو ټرانسپورټ ورکړو په دې وجه مونږ به دواړو رخو ته ګورو پشاور کښې 1999 نه وروستو دلته هیڅ قسمه لوئے ګاډی ته روټ پرمټ نه دے ملاؤ او 16-11-2000نه وروستو یو رکشے ته هم روټ پرمټ نه دے ملاؤ په دې وجه مونږه په هغې باندې پابندی هم ایښودلے ده اوس اوس دا دے یو ډیر هائی سطح میټنګ شوې وو په هغې کښې اکیس روټس باندې ګاډی اچول دا ګاډی

تقسیمول او دا رش کمول د پاره ان شاء اللّٰه دا ټوله خبره زمونږه زیر غور ده۔ د عوامو مشکل ته به هم ګورو ټرانسپورټ کبنې چې کوم خلق ضروری کوی هغوې ته به هم ګورو او Pollutionته به هم ګورو خلقو ته ه د لارے صفائی ته به هم ډورو۔ تاسو اوګورئی چې د یونیورسټئی نه چې یو ګاډی روان شی هغه چې جنرل بس سټینډ ته ځی متبادل بله لار نشته هغه به دغه یو روډ استعمالوی۔ په دې وجه دے ټولو خبرو ته زمونږه ان شاء اللّٰه توجه ده او ملګرو چې کوم تجاویز ورکړل د دې رش متعلق چې دا رش دا کنټرول شی او مزید مونږه پرمټے نه ورکوؤ۔ او دغه شته ګاډی ان شاء اللّٰه مونږه په لائین کړو او ټهیک کړو۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب! زه جی درخواست کوم په دور جدید کبنې د پیښور غوندې ښار او دومره بے ډوله رش او دومره بے ډوله ګاډی او حکومت د هغې د پاره څه اقدامات نه اوچتوئی نو دا به زمونږ د پاره د افسوس خبره وی۔

جناب سپیکر: زه جی دے کبنې یو درخواست کوم لکه دا مسئله جی دا ډسټرکټ ګورنمنټ سره ده نو زه وایم که دے کبنې چې ته نور داسې یو اتهارټی جوړه شی نو ممبران پکبنې شامل شی او د هغې د چیک د پاره څه یو طریقه کار جوړ شی۔ بالکل هډو د دې څوک غم نه کوی۔ او بلا وخت نه دا مسئله جی هم داسې پرته ده۔ دے ته ډیر اهمیت ورکول پکار دی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب دے ته اهمیت ورکول پکار دی او زر تر زره دا مسئله Sort outکول پکار دی۔

وزیر خوراک: صحیح ده صاحب بالکل دے ته توجه ورکوؤ او ډسټرکټ ګورنمنټ سره به خبره اوکړو او دا اکیس روټس چې کوم مونږه مقرر کړی چې دا عملی شی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر559 مولانا عصمت اللہ خان صاحب ۔(Absent)

*559_ مولانا عصمت اللہ: کیا وزیر جنگلات ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تھانہ بٹل نے بلیک لکڑ سے لدے ہوئے تین ٹرک جس پر فوجی وردی میں ملبوس سواریاں اور فوجی سلیبس لگے ہوئے تھے تحویل میں لئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اخباری خبر کے مطابق یہ لکڑی کوہستان سے سمگل کی جارہی تھی؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ بلیک لکڑ سے لدے ہوئے ٹرک تیرہ تھے جبکہ تحویل میں صرف تین لئے گئے ہیں؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس کے پس پردہ محرک کون تھے اور فوج جیسے مقدس ادارے کی وردی کو ناجائز استعمال کر رہے تھے مکمل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ و ماحولیات): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ تھانہ بٹل نے غیر قانونی لکڑی سے لدے ہوئی تین ٹرک جن پر فوجی وردی میں ملبوس اشخاص سوار اور فوجی سیلبز لگے ہوئے تھے، تحویل میں لئے ہیں درحقیقت مذکورہ تین عدد ٹرک بمعہ غیر قانونی لکڑی رینج آفیسر بلکوٹ رینج نے آہل فارسٹ چیک پوسٹ پر تحویل میں لئے تھے۔

(ب) یہ غلط ہے درحقیقت مذکورہ لکڑی شمالی علاقہ جات (چالاس) سے سمگل کی جارہی تھی۔

(ج) یہ درست نہیں ہے اس واقعے میں صرف تین ٹرک ملوث تھے جو کہ تحویل میں لے لئے گئے۔

(د) مذکورہ افراد جو کہ فوجی وردیوں میں ملبوس پائے گئے تھے کے خلاف تھانہ بٹل میں ایف آئی آر نمبر 13 بتاریخ 15/02/2003 درج کرائی گئی تھی۔ جبکہ غیر قانونی لکڑی کا مقدمہ جوڈیشل مجسٹریٹ/ سپیشل فارسٹ مجسٹریٹ مانسہرہ کی عدالت میں زیر سماعت ہے تاہم اس واقعہ کا پس پردہ کسی محرک کا تاحال کوئی علم نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 578 جناب انجنیئر محمد طارق خٹک صاحب۔

*578_ انجنیئر محمد طارق خٹک: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈاگ اسماعیل خیل حلقہ پی ایف 12 میں محکمہ جنگلات نے درخت لگائے ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ خرچ کس فنڈ سے کیا گیا ہے۔ اور لگائے ہوئے درختوں کی تعداد کتنی ہے۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ و ماحولیات): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ ڈاگ اسماعیل خیل میں محکمہ جنگلات نے سال 03-2002 میں پودے شجرکاری سکیم کے تحت لگائے ہیں۔

(ب) اس شجر کاری کے لئے فنڈز صوبائی اے ڈی پی سکیم کے تحت فراہم کئے گئے تھے۔ 2003-2002 میں لگائے ہوئے پودوں کی تعداد 225000 ہے۔ جن سے 508 ایکڑ رقبے پر کامیاب شجر کاری کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: مطمئن یئی۔

انجنیئر محمد طارق خٹک: جناب سپیکرا! د جز "ب" جواب دے چې یره د دو لاکھ پچیس ہزار ونو Forestation شوې دے نو دا خو جی متعلقه ډی ایف او صاحب ته زه وائیم چې دا Figure ٹھیک نه دے ځکه چې متعلقه ډی ایف او ته مونږه بار بار اووئیل چې ته مونږ نه ځائے اوغواړه چې یره مونږ درته ځایونه درکړو هغوئی په خپله خوښه باندې لګیا دی پته نه لګی چې دا 225000 ونے دوئ چرته لګولے دی؟

جناب سپیکر: نو 225000 خو لګولی دی خو مطلب دا دے چې شوی په کښې خومره دی۔ Survive شوی خومره دی۔

انجنیئر محمد طارق خٹک: مطلب دا دے چې یو میاشت کښې دو لاکھ پخیس هزار کښې څنګه اولګیدلے۔ مونږ نه خو نه ځائے ئے اوغښتو مونږه ورته بار بار اووئیل چې ځایونه درته مونږه درکوؤ غرونه درته مونږه درکوؤ۔ مونږ ته خو څه تسلی بخش، او نه ئے تروسه پورے څه رابطه اوکړله۔

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔

وزیر خوارک: جناب سپیکرا! First of all خو مونږ تمام ډی ایف اوز ته دا هدایت کوؤ چې هغه د هغې ځائے عوامی نمائندګان په مشوره خومره شجر کاری چې کیږی د هغوې په مشوره ځایونه د هغې د پاره Specify کړی او هغې کښې اوکړی فی الحال خو 225000 باتی لګیدلی دی۔ ان شاءالله دے Next spring کښې چې مونږ کومه شجر کاری کوؤ۔ نو هغه به د ټول متعلقه ایم پی ایز په مشوره او هغوې به ورته ځائے ښائی او هلته به ان شاءالله شجر کاری کیږی۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 591 جناب فرید خان صاحب۔

*591 جناب فرید خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ میں جنگلات کی لکڑی کے لاٹ پر کامیاب بولی دھندہ سے مال اٹھانے کی صورت میں فی فٹ 25 روپے ڈیوٹی فیس وصول کی جاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سال میں 20 فیصد جنگلات کے مالکان اور چالیس فیصد حکومت کا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 1981 سے لے کر اب تک مالاکنڈ ڈویژن کے جنگلات پر ڈیوٹی فیس کی مد میں کل کتنی رقم وصول کی گئی ہے۔ آیا اس مد میں سے 60 فیصد جنگلات کے مالکان کو دی گئی ہے یا نہیں؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) لکڑی پر ڈیوٹی 20 روپے فی مکسر فٹ مقرر ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ڈیوٹی کی ساری رقم سرکاری خزانہ میں جاتی ہے۔

(ج) 1981 سے اب تک مالاکنڈ سرکل میں 251,129,564 روپے ڈیوٹی وصول کی گئی ہے۔ چونکہ ڈیوٹی کی رقم حکومت کا ریونیو ہے۔ لہذا یہ رقم داخل خزانہ کی گئی ہے اور ڈیوٹی کی رقم میں مقامی لوگ حق دار نہیں ہیں لہذا کسی کو کوئی رقم نہیں دی گئی۔

جناب فرید خان: مطمئن یمہ جی دے دغہ نہ۔

جناب سپیکر: مطمئن یئی۔

جناب فرید خان: اؤ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سوال نمبر 592 جناب فرید خان صاحب ۔

*592_ جناب فرید خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن کے جن علاقوں میں جنگلات موجود ہیں وہاں کے عوام ان جنگلات کے مالکان ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جنگلات کی رائیلٹی میں 60 فی صد عوام کا اور 40 فی صد حکومت کا حصہ ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جنگلات محکمہ FDC کے زیر نگرانی ہارویسٹنگ اور مارکیٹنگ میں سیل بذریعہ نیلام عام ہوتی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ نیلامی میں کامیاب بولی دھندگان سے 10 فی صد سیکورٹی محکمہ FDC وصول کرتی ہے اور باقی 90 فی صد ایک مقررہ مدت میں مال اٹھانے پر وصول کرتی ہے؛

(ذ) آیا یہ بھی درست ہے کہ 10 فی صد سیکورٹی جمع کرنے والا بولی دھندہ کارپوریشن کے مقرر کردہ وقت میں 90 فی صد رقم جمع نہ کرنے کی صورت میں محکمہ ہذا اس کی بولی منسوخ کر کے 10 فی صد سیکیورٹی ضبط کرتا ہے۔

(ر) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضبط شدہ 10 فی صد سیکورٹی کی رقم میں 60 فیصد حصہ جنگلات کے مالکان اور باقی 40 فیصد حکومت کا بنتا ہے؛

(ز) اگر (الف) تا (ر) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 1979 سے اب تک کتنی رقم اس مد میں وصول ہوئی ہے۔ نیز کیا اس میں سے جنگلات کی مالکان کا 60% فی صد حصہ مالکان کو باقاعدگی سے دیا گیا ہے یا نہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ و ماحولیات):</u> (الف) یہ اس حد تک درست ہے۔ کہ مالاکنڈ کے مقامی لوگ جنگلات کے مراعات یافتہ گان ہیں۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) یہ درست ہے۔

(ذ) یہ درست ہے۔

(ر) یہ درست نہیں ہے FDC کی نیلامی بمطابق رائج الوقت قانون Sale of Timber and other Forest Produce Rules, 1984 (منظور شدہ بورڈ آف ڈایئریکٹر FDC) کی جاتی ہے

جس کے مطابق 10% فی صد ضبط شدہ زر ضمانت جنگلات کے مالکان کا حصہ نہیں بنتی یہی طریقہ کار تمام سرکاری محکمہ جات بوقت نیلامی یا ٹینڈر اپناتے ہیں۔ جہاں تک نمبر کے سیل (Sale) کا تعلق ہے تو اس کی پوری کی پوری قیمت فروخت بشمول 10% فی صد زر ضمانت کے وصول کی جاتی ہے اور خالصتاً آمدنی (Net Sale Proceeds) رائلٹی کی صورت میں باقاعدہ 40 ,60 فی صد کے تناسب سے گورنمنٹ/مراعات یافتہ گان کو ادا کر دی جاتی ہے۔ تاہم بعض اوقات ٹینڈر یا نیلامی کی ناکامی کی صورت میں 10% فی صد زر ضمانت بحق ادارہ ضبط کی جاتی ہے جس کو کارپوریشن اپنے بار بار اشتہاری اور دیگر لکڑی کے دیکھ بھال کے اخراجات پر استعمال کرتی ہے۔

(ز) اس کی وضاحت اوپر جواب (ر) میں تفصیلاً بیان کی جاچکی ہے۔

جناب سپیکر: مطمئن یئی۔

جناب فرید خان: نہ جی۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترم جناب سپیکر صاحب حقیقت دا دے چې دا ننئے ورځ څه ډیرہ تاریخی ثابتیږی ځکه چې ملاکنډ ډویژن د ټول صوبه سرحد یو ډیرہ اهمه او د ټولو نه لویه ډویژن دے او ځنګل چې دے په بونیر کښې په سوات کښې او په دیر کښې او په چترال کښې د ټولو نه لوئے ذخائر چې دے د صوبه سرحد د جنګلاتو هلته کښې موجود دی خو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم محترم جناب سپیکر صاحب د ټول ایوان توجه دے ته راګرځوم چې د تیر سات آٹھ سو سال نه مونږه په دغه علاقه کښې اوسیږو او مونږه د هغه ځنګلاتو اصل مالکان یو۔ او په دې صوبه سرحد کښې-----

جناب سپیکر: فرید خان صاحب زما په خپل خیال باندې په فارسټ باندې ډیبیټ نه دے پکار Supplementary question اوکړئی۔ جی۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر! Supplementary qquestion زما دے جز "الف" Question په جواب کښې دوئ وائی دا 592 دے جی۔ د دې "الف" Question په جواب کښې دوئ وائی چې تاسو مالکان نه یئی بلکه تاسو مراعات یافتګان یئی په دې حواله سره زه د افسوس خبره کوم چې دوئ سره دا کوم دلیل دے چې دوئ دا خبره کوی چې تاسو مالکان نه یئی بلکه مراعات یافتګان، بلکه په دې صوبه سرحد کښې هزاره کښې مالکانه حقوق حاصل دی هغه خلقو ته هزاره

کښې او په هغه کښې۔ او ملاکنډ ډویژن کښې بونیر او سوات او دیر او دغه طرفونو ته مالکانه حقوق مونږ مالکان هم نه تسلیموی، دوئ سره کوم ثبوت دے چې مونږ مالکان نه یو مونږ مراعت یافتګان یو۔ دا یو خبره زه کوم کله چې سټیټونه وو، سوات او دیر سټیټ وو۔ نو د نواب صاحب په وخت کښې هغه وخت کښې نوابان تیر شوی دی په هغه وخت کښې مونږه اصل مالکان یو نواب هم زمونږ نه ځنګل نه دے اغستې مونږ سره ئے پرے جنګونه کړی دی۔ مونږه د هغوئی هغه بادشاهی Dictatorship نه دے قبول کړے۔ بیا چې هغه نواب ختم شول۔ حکومت پاکستان راغلې نو مونږه ته د دا ثبوت حکومت پاکستان راکړی چې مونږ نه ئی دا په بعیه اغستې دے مونږ نه ئی دا څه ګانړه کړے دے مونږ ته په کوم بنیاد، ځان ته دوئ مالکان وائی۔ او مونږه مالکان نه ګڼړی په دې بنیاد باندې۔ د دې د مونږه له جواب راکړے شی او دوئم نمبر مونږه دا خبره کوؤ جی په دې کښې د ټولو نه غټه خبره مونږ دا کړې ده چې ساټھ فیصد جز "ب" کښې دا وائی چې ساټھ فیصد هلته کښې عوام دی عوام ته ملاویږی او چالیس فیصد هغه حکومت ته ملاویږی په دې هزاره کښې اسی فیصد خلقو ته، کمیونټی چې دا د هغوئی اسی فیصد حصه ده او مالاکنډ ډویژن کښې مونږ له ساټھ فیصد راکوی، دا هم غټ ظلم دے چې په یو دغه کښې اوړے ژمے کیږی۔ چې په مالاکنډ ډویژن کښې د ځنګل د ټولو نه لویه ذخیره هلته ده مونږ له ساټھ فیصد راکوی او په هزاره کښې هلته کښې څه اسی فیصد ورکوی او دا په کښې بییا دی خبره چې دا زمونږه اسی فیصد تسلیمول، آخر په کوم بنیاد باندې نه تسلیموی دریئم نمبر زما Question دا دے چې-----

<u>جناب سپیکر:</u> فرید خان صاحب! دا خبره لنډه نه شی کیدے چې په هزاره کښې ولے اسی پرسنټ ورکوی او په ملاکنډ ولے ساټھ پرسنټ ورکوی؟ دا Supplementary question دے۔ دا فرق ولے دے۔ ګوره تقریر مه کوه۔ مختصر۔

<u>جناب فرید خان:</u> تقریر نه کومه جی او مالکانه حقوق زمونږه ولے نه تسلیموی؟

<u>جناب سپیکر:</u> دا دوه خبرې شوې بس او دریئم نمبر په دې کښې غټ پوائنټ دا دے جی۔

جناب فرید خان: او دریئم نمبرپه دې کبنې غټ پوائنټ دا دے جې چې دس فیصد کوم ضمانت دوئ وائی چې 10فیصد سیکیورټې زمونږه ضبط کیږی. زمونږ په مال باندې منډئی کبنې چې کله هغه کامیاب بولی دهنده مال نه اوچتوی نو هغه زمونږ لرګی باندې بیا دس فیصد سیکورټی، چې زه په کبنې حقدار یئم مالک یئم په کبنې نو ماله په هغه 10فیصد سیکیورټې کبنې دوئ ساټهه فیصد ولے نه راکوی؟ چې دوئ وائی چې مونږه عوامو له نه ورکوؤ. دا درے Question دی لهذا که د دې څه معقول جواب نه شی ورکولے نو په دې حواله سره زما دا مطالبه ده چې دا د پالیسی حواله سره، دا موجوده پالیسی انتهائی ظالمانه پالیسی ده چې مونږ د مالکانه حقوق نه مونږه محرومه کوی. لهذا دا د هم په سټنډنګ کمیټی ته Refer کړے شی او په دې کبنې د بحث او کړے شی چې زمونږه دا پالیسی په هغې کبنې Discuss کړے شی.

جناب سپیکر: جناب ربانی صاحب، جناب ربانی صاحب.

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! دا خو واضح خبره ده او پراونشل اسمبلی د ممبرانو په ذهن کبنې دا خبره Clear ده چې Natural Resources که هغه ګیس دے که پټرولیم دے که معدنیات دے که جنګلات دی د دې Beneficiaries وی. دد ے مالکان نه وی. دا ګورنمنټ ته ځی. دا په یو ځائے کبنې ګیس راوځی په یو ځائے کبنې معدنیات وی هغه هغوې ته د هغې رائیلټی ورکوی دهغې فائده ورکوی په دې وجه که کوم مراعت یافتګانو خبره شوې ده تاسو په خپله په دې پوهیږے چې کله یو سړے مالک وی د هغه څه کار دے چې هغه خپل ملکیت کبنې په ګورنمنټ ته ورکوی؟ نو په دې وجه دا ګورنمنټ منی، ګورنمنټ هغوې ته د دې خپله حصه ورکوی. په یو ځائے ئے هر قسمه Natural Resources وی که هغه جنګلات یئ نو دا خبره خو Clear ده په دې خو زما په خیالا د ډیر بحث ضرورت نشته، د هزارے او د دې ځائے خو به نوئے Question راوړی هغه خو دلته اوس حل کیږی نه، پاتے دا شوه چې لرګی خرڅ نه شو ګورنمنټ په یو ټهیکدار یو جرمانه راغله یا هغه د هغه سیکورټی ضبط کړه. هغې سره د مراعات یافتګانو څکه تعلق نشته چې ګورنمنټ په هغې نور خرڅ کوی هغه بار بار اشتهار کوی چې کله شے خرڅیږی د ده پکبنې حصه ده چې نه خرڅیږی نو د ګورنمنټ په

نورو دفاترون کښې یا دهغې په اخراجاتو کښې د هغې په رولز کښې ځان شاملول او هغې کښې خپله حصه غوښتل دا مناسب خبره نه ده۔

جناب امیر زاده: جناب سپیکر!

جناب جمشید خان: اجازت دے، سر؟

جناب سپیکر: جی، جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: دیکښې زما دا عرض دے جی چې د بونیر ځنګلات چې دی هغه په دې وجه باندې ختم شول چې هغلته کښې مارکنګ نشی کیدے۔ وزیر موصوف صاحب دا اوفرمائی چې د دې مارکنګ نه د شوې چې د دې د پاره څه طریقه ده؟ چې دا مارکنګ په کښې اوشی چې کم از کم دا زمونږه دا ځنګلے چې ختمیږی چې د دې څه سدباب اوشی۔

Mr. Speaker: Today the Minister is on leave.

ښه جی، امیر زاده خان۔

جناب امیر زاده: دا جی یو خو منسټر صاحب دا ووئیل چې یره تاسو مراعت یافتګان یئ۔ اول خو دا ووائی چې کوم قانون تحت په یو ځائے کښې یو سړی ته مالک وائے او بل ځائے کښې هغه ته مراعات یافته وائے۔ هلته 60% او دلته کښې 80% یو خو دغه قانون دغه ایکټ دے کوم چې-----

جناب سپیکر: دا خو زما-----

جناب امیر زاده: یو منټ جی، زما خو دے که ډیبیټ غواړی زه پرے پوره ډیبیټ هم کولے شم۔

جناب سپیکر: بیا خو نوټس ورکړه د 48 لاندے، د 48 لاندے۔

جناب امیر زاده: نه جی، دا ضمنی زما سوال دے۔ ضمنی کوئسچن دے۔ کوم ایکټ لاندے دے وائی چې یره تاسو Conscessionists یئ۔ آیا که دا د 1927 ایکټ لاندے دے وائی نو هغه ایکټ-----

جناب سپیکر: زما په خپل خیال که ته په دې باندې Debate غواړے نو Rule 48۔

جناب امیر زاده: نه جی، زما کوئسچن دا دے چې آیا دا د 1927 ایکټ لاندے دے دا ووائی که د نوی آرډیننس لاندې ووائی۔ دا خبره کوی۔

جناب سپیکر: جی، ربانی صاحب، سعید گل صاحب۔

جناب سعید گل: په دې کښې سر داسې خبره ده چې منسټر صاحب خبره هسې اخوا دیخوا کړه لکه که فرض کړه منسټر صاحب په ملاکنډ ډویژن کښې چې کوم مالکان دی د ځنګلاتو هغه مالکان نه وی او دوی چې دا څنګه سوال ورکړے دے او داسې چې د ملاکنډ ډویژن مقامی خلق مراعات یافته دی نو بیا خو مونږه ډیر خلق په کښې اوسیږو خو مونږ مراعات او نه لیدل۔ یو دا خبره چې د دې وضاحت ئے اونکړو بل دا هم څه ئے اونه ووئیل چې د ملاکنډ او د هزارے دا فرق ولے دے۔ د دې خبرې بالکل، ده صرف د هغه دس فیصد سیکورټی خبره اوکړله او نور ئے هم دغه شان پریخوده۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! بس زه خو۔ جناب سپیکر صاحب زه، منسټر صاحب که د دې صحیح جواب نشی ورکولے نو عنایت الله خان صاحب د دیر بالا سړی دے هغه د صحیح جواب ورکړی۔ شاید چې هغه به ټهیک ټهیک جواب ورکړی۔ هغه ته ډیره پته ده نو دے دے د نه ورکوی هغه د جواب ورکړی۔

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔ تجاویز د د دې معقول راغلی دی۔

وزیر خوراک: که د جناب مظفر سید صاحب په ذهن کښې دا وی چې دا عنایت الله خان د دیر دے نو صاحبه دا خبره Clear کړه چې زه هم د دیر یمه (قهقهے) زه ستا پښے پښے نه وهمه۔ خو دوی دا خبره اوکړه چې ملاکنډ ډویژن په کومو علاقو کښې چې ځنګلات دی علاقے پکښې مونږ وئیلے دی جی داسې نه چې یو ملاکنډ ډویژن کښې یو ځائے کښې یو شے شکر دره کښې راوتلو او دے ځائے نه زه وایم چې زه هم د صوبه سرحد یمه او زما هم په کښې حصه ده په دې وجه ترڅو پورے چې د هزارے او دا تعلق دے دا خو به Fresh question راوړی دهغې به مونږه جواب ورکړو۔ دا خبره ان شاءالله د ځائے پورے Clear ده او ان

شاءاللّٰہ دوی په دې نه مطمئن کیدل چې رباني د مردان دے په دې مطمئن کیږی چې رباني د دیر دے۔

جناب سپیکر: جی۔Next سوال نمبر712 جناب سعید گل صاحب۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب دا ډیر اهم سوال دے۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب! دا یو ډیره اهم مسئله ده لکه په کوم بیناد باندې دا اوس بل دا دوی دغه کیږی۔ مونږ دا خبره کوؤ چې مونږه مالکان یو جی۔

جناب سپیکر: زما په خیال د 48 لاندې بیا نوټس ورکړے Debate پرے اوکړے۔

جناب فرید خان: Debate نه سټینډنګ کمیټی ته د دا ریفر شی جی۔ دا د سټینډنګ کمیټی ته ریفر شی۔

جناب پیر محمد خان: د هرے خبرې یو حل ئے پکار وی۔ حل دا سې وی چې مثال په طور ملاکنډ ډویژن کښې هم او په ډیرو ځایونو کښې مثال په طور زه پخپله د زمکے مالک یمه او زما د زمکے زما حقیت نه وی چې دا ستا نه ده د اکمیټی ته ځکه حواله کول پکار دی چې هلته یو حل ورله راوباسو ځکه چې مالک زه ځان ګنړم چې زه مالک یم۔ زه ئے اخستې شم زه ئے خرخولے هم شم او دلته کښې دوی وائی چې نه ته مالک نه یئ ته مراعات یافته یئے ۔ ماله چې مراعات راکړی دی دا خو انګریزانو نه دی راکړی زمونږه خو نیکونه چې کوم ټائم کښې چې راغلې وو۔ نو دا ډیره اهمه خبره ده۔

جناب سپیکر: سوال نمبر712 جناب سعید گل صاحب،۔جناب سعید گل صاحب۔

جناب فرید خان: دا ټول د ملاکنډ، د ټول ډویژن د تقدیر فیصله ده۔

جناب پیر محمد خان: خدائے ته اوګوری مونږه مه محرومه کوی۔ دا خو مالکانه حق زمونږه دے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 712 اوګورے کہ تاسو پہ دې Debateکول غواړئی وخت پرے پورہ ضائع شو۔ د 48 لاندے نوټس ورکړی۔

جناب پیر محمد خان: ګورئی جی وخت پرے ضائع نہ شو۔ د مالک حق وهلے کیږی۔ ګورہ حق بہ پہ دې ورکوئی جی۔ د مالک خپل حق دے، د مالک خپل حق بہ۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب! سټنډنګ کمیټی تہ د حوالہ شی۔

جناب سپیکر: جی،سعید گل صاحب سوال نمبر712۔سعید گل صاحب۔(Absent, it lapses)

*712_ جناب سعید گل: آیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر اور سوات میں واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ نے پہاڑوں پر شجر کاری کی ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ کے تحت دیر اور سوات میں کل کتنے رقبے پر شجر کاری کی گئی ہے۔ نیز کس کس قسم کے اور کل کتنے پودہ جات لگوائے گئے ہیں۔ان پودوں کی کامیابی کتنے فیصدی ہے۔ مفصل تفصیل فراہم کریں۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ نے دیر اور سوات کے پہاڑوں میں شجر کاری کی ہے۔

(ب) دیر سوات واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ کے تحت سوات میں 59975ایکڑ اور دیر میں 49939ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی گئی ہے۔ جس میں اندازاً بالترتیب 2 کروڑ 61 لاکھ اور 2 کروڑ 17 لاکھ پودے از قسم چیڑھ، یوکلپٹس، روبینیا، ایلنتھس وغیرہ لگائے گئے تھے۔ابتدائی حفاظت اور دیکھ بھال کے بعد مذکورہ شجر کاری رقبہ جات مالکان کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔چونکہ پراجیکٹ کو ختم ہوئے دس سال گزر گئے ہیں اور رقبہ جات معاہدے کی روسے مالکان کو واپس ہو چکے ہیں۔اس لئے تفصیلات محکمہ کے پاس موجود نہیں ہیں۔ البتہ اکثر مالکان نے مذکورہ رقبہ جات سے درخت فروخت کر کے خاصی آمدنی حاصل کی ہے۔ جس کی وجہ سے علاقے میں شجر کاری میں خاصی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر723جناب نثار صفدر خان صاحب۔ نثار صفدر خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب تاسو موږہ د خپل حق نہ ولے محرومہ کوے ؟ دا خو ظلم دے دا خو انصاف خو نہ دے کنہ۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب! مونږه د دې خلاف واک آوټ کوؤ جی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر صاحب۔ وہ واک آوٹ کر گئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثار صفدر خان صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! دوی د د Rule 48 لاندې نوټس ورکړی او ان شاء الله په هغې به Debate او شی۔

جناب سپیکر: نثار صفدر خان صاحب۔

*723_ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر جنگلات ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مکول بالا بلاک ستوڑہ رینج پر جنگلات موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا بلاک میں ٹمبر مافیا درختوں کی بے دریغ کٹائی کر رہی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں دوبارہ پلانٹیشن کی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ بلاک میں 1947 میں درختوں کی تعداد کتنے فیصد رقبہ پر تھی اور 2003 میں کتنے فیصد رقبہ پر ہے؛

(2) مذکورہ بلاک میں درختوں کی بے دریغ کٹائی کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؛

(3) مذکورہ بلاک میں کتنے رقبے پر نئی پلانٹیشن کی گئی ہے۔اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کسی قسم کی بے دریغ کٹائی نہیں ہو رہی ہے۔مکول بالا میں سرکاری اور گذارہ دو قسم کے جنگلات ہیں۔لوگ اپنی ضروریات کے لئے گذارہ جنگلات سے لکڑی حاصل کرتے ہیں۔جو کہ ان کا حق بنتا ہے۔ جبکہ سرکاری جنگل میں کسی قسم کے نقصان کی صورت میں مقامی عملہ فوری کارروائی کرتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے علاقہ مکول میں پہلے سے خودرو جنگل موجود ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی شجرکاری نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی شجرکاری کی ضرورت ہے۔

(1) 1947 میں 271ایکڑ رقبہ پر درخت موجود تھے اور آج بھی اتنے ہی رقبے پر درخت ہیں۔

(2) محکمے نے نقصان کرنے والے ملزمان کو روکنے کی خاطر وہاں پر ایک فارسٹر اور تین فارسٹ گارڈ تعینات کئے ہوئے ہیں جبکہ کنزرویٹر، ڈی ایف او اور رینج آفیسر ستوڑہ گاہے بگاہے علاقے کا دورہ کرتے رہتے ہیں علاوہ F.C ایک پلاٹون تعینات کرنے کئے محکمہ خزانہ کو فنڈ دینے کے لئے کہا ہے۔

(3) مذکورہ بلاک میں کوئی شجرکاری نہیں کی گئی ہے۔

جناب نثار صفدر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سوال نمبر 723۔

جناب سپیکر: 723۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 723۔

جناب سپیکر: نثار صفدر خان صاحب۔

جناب نثار صفدر خان: انھوں نے جواب دیا ہے کہ یہ مکول۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ پیر محمد خان پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

جناب فرید خان: د رول 48 لاندې د ډیبیټ د پاره زه درخواست کومه جی۔ د ډیبیټ د پاره نن نن، د رول 48 لاندې۔

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں، پلیز۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں، بس نوٹس دے دیا ہے۔ رول 48 کے تحت اس نے نوٹس دے دیا جی، نثار صفدر خان صاحب۔

جناب سعید گل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سعید گل صاحب آپ کا سوال Lapse ہو گیا ہے جی۔

جناب نثار صفدر خان: جناب! میری گزارش یہ ہے کہ محکمے نے جو جواب بھیجا ہے میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ یہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سپلیمنٹری کریں۔ جب مطمئن نہیں ہیں تو آپ۔۔۔۔۔

جناب نثار صفدر خان: ستوڑہ رینج ایک چٹیل میدان بن چکا ہے۔ یہ کہتے ہیں وہاں پر کوئی کٹائی نہیں ہوئی ہے۔ ستوڑہ رینج ڈی ایف او ہری پور کے ساتھ آتا ہے، ضلع ایبٹ آباد کے ساتھ کس طرح آتا ہے؟ گلیات کے جو جنگلات ہیں وہ ہری پور کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثار صفدر جدون صاحب! آپ سپلیمنٹری کوئسچن کریں کہ کونسا۔۔۔۔۔

جناب نثار صفدر خان: سر! میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ میرے علاقے میں ہر روز درخت کاٹے جا رہے ہیں۔ ستوڑہ رینج پورے مکول کا ایریا سارا ایک چٹیل میدان بن چکا ہی اور یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر کچھ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: بس جی۔ جی فضل ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! هغې د پاره انتظامات شوی دی او هلته د ایف سی پلاټون هم تعینات دے۔ اور ادھر Conservator DFO اور رینج آفیسر وہاں کے دورے بھی کرتے ہیں۔ کوئی غیر قانونی کٹنگ ادھر نہیں ہو رہی۔ اگر غیر قانونی کٹنگ ہو رہی ہے تو آپ اس کا کوئی ثبوت لائیں۔ گورنمنٹ کے رولز کے تحت وہاں کٹنگ ہو رہی ہے اور جو Plantation ہوئی ہے، وہاں پہلے سے جنگلات موجود ہیں اور رینج کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ فارسٹ کی اپنے اپنے رینج ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک دسٹرکٹ میں ایک ضلع ہوتا ہے اور وہ فارسٹ کے دوسرے رینج میں آتا ہے۔ اس کے اپنے اپنے رینج ہوتے ہیں۔ ریلوے کے اپنے رینج ہوتے ہیں۔ ریلوے کے پشاور کے سپرنٹنڈنٹ وہاں سارے صوبہ سرحد کا انچارج ہوتا ہے۔ اس طرح فارسٹ کے بھی اپنے اپنے رینج ہوتے ہیں۔ کوئی جگہ ایک رینج میں آتی ہے، ضلع کی سطح پہ نہیں ہوتی۔

جناب نثار صفدر خان: جناب! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ جس طرح منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہاں پر ڈی ایف او اور Conservator دورے کرتے ہیں تو میں یہ ثابت کر کے دیتا ہوں کہ میرے ستوڑہ رینج میں ان کا کبھی کسی نے دورہ نہیں کیا ہے۔ وہاں سے روزانہ جیپوں کے ذریعے لکڑیاں حویلیاں لائی جاتی ہیں اور وہاں سے پھر یہ کراچی اور لاہور جا رہی ہیں۔ یہ بھی انھوں نے ایف سی کو جواب دیا ہے کہ محکمہ خزانہ سے ہم ایف سی مانگ رہے ہیں۔ ایف سی کس لئے مانگ رہے ہیں؟ وہاں پر لکڑی کی سمگلنگ ہو رہی ہے۔ اس لئے وہ ایف سی مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آہستہ آہستہ۔ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ دورے نہیں کر رہے ہیں۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر! جو جواب ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! دوروں کا شیڈول، جو انھوں نے دورے کئے ہیں وہ ہم ان کو فراہم کر دیں گے، دورے ہوتے ہیں۔ اس کے لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئندہ کے لئے جب بھی دورہ ہو تو ایسا نہ ہو (مداخلت) نہیں۔ نثار صفدر خان کو اعتماد میں لے کر ان کو اطلاع دے کر، بس ان کو۔۔۔۔

جناب نثار صفدر خان: سر! یہ جو جنگلات ہیں، یہ میرا کوئی ذاتی جنگل نہیں ہے۔ وہاں ہماری پوری قوم کے جنگلات ہیں۔ اگر یہ کٹائی ہو رہی ہے تو یہ غلط کام ہو رہا ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! یہ کہہ رہے ہیں کہ جواب غلط ہے اور کٹائی ہو رہی ہے اور وہ میدان، چٹیل میدان بن گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: اور پھر انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ ایف سی پلاٹون تعینات کر رہے ہیں تو یہ اس بات کو خود مان رہے ہیں کہ وہاں پر کٹائی ہو رہی ہے کیونکہ باقی تو ایف سی کہیں پر بھی نہیں ہے۔ یہ بھی ذرا ساتھ بتا دیتے کہ کب تک ایف سی تعینات کرنے کا ان کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، ربانی صاحب۔ مشتاق احمد غنی صاحب نے بالکل مختصر Comprehensive supplementary question کیا ہے۔

وزیر خوراک: ایف سی پلاٹون برائے تحفظ جنگلات، اس کے لئے ہم نے فنانس کو Case move کیا ہے وہاں سے جب منظوری ملے گی تو پھر ایف سی پلاٹون تعینات کریں گے۔ وہاں اگر کوئی یعنی وہاں ہزارے کا جو انچارج ہے، جو Conservator ہے اس کو ہم یہ ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اگر اسی طرح غیر قانونی جنگلات کی کٹنگ ہو رہی ہو تو اس کے علاوہ وہاں کے جو لوکل رہائشی ہیں، وہ اپنی ضرورت کے لئے اپنے گزارے کے لئے جنگلات سے اگر کچھ شاخیں وغیرہ کاٹتے ہیں تو اس پر کوئی وہ اعتراض نہیں ہے اور اس کے علاوہ اگر بے دریغ کٹائی ہو رہی ہو تو اس پر ہم ان کو حکم دیتے ہیں کہ اس کو فوری بند کر دیں اور اس پر ہم انشاءاللہ Strict

action لیں گے۔ آپ نے جو کہا ہے کہ بے دریغ کٹائی ہو رہی ہے تو اس کے ساتھ ہمارا ابھی اتفاق نہیں ہے۔ اگر بے دریغ کٹائی کسی نے تھوڑی سی کی بھی ہو تو اس کے خلاف ہم انکوائری کا حکم دیتے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! دونوں کی مختلف Statement ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ چٹیل میدان ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ابھی وہاں کٹائی نہیں ہو رہی ہے اور تحفظ کے لئے ہم ایف سی بھی لا رہے ہیں تو اس لئے میری گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ سچ کا پتہ چل سکے کہ واقعی وہاں میدان بن گئے ہیں یا جنگلات کی بے دریغ کٹائی، جو ہم کہتے ہیں، وہ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں مشتاق غنی صاحب آپ کو اور نثار صفدر کو وہ اعتماد میں لیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے لئے اقدامات کر رہے ہیں، وہ کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں منسٹر کے اس۔۔۔۔

جناب نثار صفدر خان: مجھے اس بات کا پتہ ہے۔ وہاں پر ایک فارسٹر ہوتا ہے، تین فارسٹ گارڈز ہوتے ہیں اور پورے ستوڑہ رینج پر سر اور وہ بھی جس طرح کوہستان کسی کو ٹرانسفر کرتے ہیں، اس طرح وہ لوگ جاتے ہیں۔ وہ نہ خوش ہوتے ہیں اور نہ وہاں ان سے کنٹرول ہوتا ہے۔ یہ میرے جنگلات نہیں ہیں، یہ قوم کی امانت ہے۔ اس میں ایم ایم اے کی گورنمنٹ اگر کچھ نہیں کر سکتی تو پھر کسی سے ہم پوچھیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: ہم تو سر! گورنمنٹ کو Help extend کر رہے ہیں کہ جنگلات کی کٹائی ہو رہی ہے اور کل کو الزام آپ پر لگے گا تو اس لئے اس کا ابھی سے کچھ کریں۔

جناب نثار صفدر خان: اس کا تو یہ کوئی جواب نہیں ہے کہ آپ، ٹھیک ہے، آپ ٹھیک کر دیں، بس ٹھیک ہے ہم خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے۔ صبح واپس گھر کو چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب! آپ ان کو یقین دہانی کرا دیں کہ اس کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

وزیر خوراک: جناب مشتاق احمد غنی صاحب نے جس طرف توجہ دلائی ہے، میں تو یہ کہتا ہوں کہ "ہم پہ الزام تو ویسے بھی ہے، ایسے ہی سہی"۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ انشاءاللہ اس پر مل بیٹھ کر ان کو بلا کر اسی اسمبلی سیشن میں اس پر ایک میٹنگ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 698 منجانب سید مظہر علی قاسم صاحب۔ Absent, it lapses۔

*698_ سید مظہر علی قاسم: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وادی کاغان کے ریزرو فارسٹ سے مالکان کو حکومت کی طرف سے سیکیورٹی ملتی تھی جو ان کا حق تھا؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ چند سالوں سے بغیر کسی وجہ کے سیکیورٹی فیس کی تقسیم نہیں کی گئی اور رقم محفوظ اکاؤنٹ میں جمع ہوتی رہی ہے؟

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جمع شدہ سیکیورٹی کی تقسیم کب تک عمل میں لائی جائے گی؟

<u>جناب ساج الحق (سینئیر وزیر خزانہ و ماحولیات)</u>: (الف) یہ درست ہے کہ وادی کاغان کے ریزرو جنگلات سے متعلقہ حقداران اور گزارہ جنگلات سے محکمہ جنگلات کو حسب ضابطہ سنیورج فیس واجب الادا ہے۔

(ب) گزشتہ تین دہائیوں سے دونوں فریقین یعنی محکمے اور مالکان جنگلات کی طرف سے ایک دوسرے کو سنیورج فیس کی ادائیگی نہ ہو سکی ہے۔

(ج) اس ضمن میں سینیئر فارسٹ افسروں پر مشتمل دو رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو مکمل حساب و کتاب کر کے جلد از جلد رپورٹ پیش کرے گی تاکہ اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جا سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: مطمئن ہیں؟ سوال نمبر 745 جناب پیر محمد خان صاحب۔

*745_ <u>جناب پیر محمد خان</u>: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کا کام جنگلات کو ترقی دینا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی کمی پورا کرنے کے لئے پہاڑوں پر شجر کاری کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جنوری 2000 سے ستمبر 2003 تک صوبہ کے کن کن پہاڑوں پر شجر کاری کی گئی ہے؟ نیز شانگلہ اور سوات میں کہاں کہاں شجر کاری کی گئی ہے اور ہر جگہ کتنا خرچ آیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جناب سراج الحق (سینئیر وزیر خزانہ و ماحولیات)</u>: (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ کا کام جنگلات کو ترقی دینا ہے۔

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی کمی پورا کرنے کے لئے ہر سال مختلف علاقوں میں شجرکاری کرتاہے۔

(ج) سال 2001-2000تا ستمبر 2003تک کے عرصہ کے دوران ایبٹ آباد سرکل میں شجرکاری کی گئی ہے جس کی سالانہ اور ڈویژن وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! زه مطمئن یم او که نه خو چې تاسو مطمئن یئ نو مونږ پکښې کله بیا انکار کولے شو۔ زه دا Requestکومه چې مخکښې دا سیزن راروان دے په دی کښې به دوئ مونږ له شجر کاری کوی او که نه به کوی، اوبه کړئی۔ یعنی دا وعده د راسره اوکړی چې په دې راتلونکی سیزن کښې ماله په شانګله کښې به شجر کاری د پاره دوئ بوټئی راوړئی که دا به نه راوړئی۔

جناب حبیب الرحمان خان: زما جی په دیکښې یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان خان۔

جناب محمد مجاہد خان الحسینی: زه ستاسو په خدمت کښې عرض کوم چې د ده نه د اطمینان سوال مه کوئی د ده به خټه کښې اطمینان نشته دے۔

جناب حبیب الرحمان خان: زما جی دا یو عرض دے چې دا په شجر کاری مہم کښې دا تفصیلات ئے کوم ورکړی دی نو د جنوری 2000نه تر ستمبر 2003پورے ئے ورکړی دی چې په دې سیزن کښې مونږ ټول ممبران وو۔ نو د بونیر نه تاسو په دریمه صفحه باندی نقشه رواچوئی (تالیاں) نو درے حلقے دی یو 77حلقه ده یو 78 یو 79 نو د 78حلقه کښې یو بوټے هم نه دے لګیدلے او نه په هغې باندې یو پیسه خرچ شوې ده۔ نو که چرے دا پی ایف 78د ټولو نه زیاته غریزه علاقه نه وی، نو بیا خو ډیر ښه کار شوې دے که Plainعلاقے او غرونه په کښې نه وی، ولے که غرونه په کښې وی نو زه د وزیر صاحب نه، ځکه چې دا زمونږه د دې وخت، خلق د 96-1995خبرې کوی خو زه ممبر وومه او زما او زما ورسره، یعنی زه به ځان باندی دا لزام اولګومه چې زما د ممبرئی په دوران کښې په محکمه ځنګلاتو کښې زما په حلقه کښې د یوے پیسے کار نه دے شوې۔ نو

منسٹر صاحب ته زه دا وائیم چې آئنده د پاره، چې زما دا حلقه نظر انداز شوې ده Hundred percent۔ دا آئنده د پاره په لسټ کښې راولی۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! په سابقه دور کښې که MPAs نظر انداز شوی دی ان شاالله په دې دور کښې به نه نظر انداز کیږی۔

(مداخلت)

جناب حبیب الرحمان خان: په دې دور کښې نظر انداز شوی دی۔

وزیر خوراک: زه د دې فلور نه۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان خان: خبره جی زما دا ده چې په دی دور کښې نظر انداز شوی دی۔ ستا په دې دور کښې۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جواب واورئی جی۔ جواب واورئی۔ جواب واورئی۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب زه د دې معزز ایوان نه سیکرټری جنګلات او چیف کنزرویټر جنګلات ته دا حکم ورکوم۔ چې آئنده Spring season کښې د ټولو MPAs سره رابطه اوساتی او د هغوې په خوښه باندې شجر کاری اوکړی دا به زمونږ د پاره ان شاالله یو اعزاز وی۔

جناب سپیکر: جی Next۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر یو ضمنی سوال زه هم کوم۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال جمشید خان حاجی صاحب نور په کښې پاتی نه شو۔ ټوله خبره یئی اوکړه۔

جناب جمشید خان: ډیر ضروری خبره وه جی۔

جناب سپیکر: ټوله خبره یئی اوکړه او۔

جناب جمشید خان: یره جی عمل پرے کول پکار دی۔ وے خو وئیل خو خدائے د خیر کړی نو۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان! د دې نه هم مطمئن یئ زما په خیال۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب زما خیال چې منسټر صاحب په نن ټوله ورځ کښېني، دا یوه خبره، دا یو جواب ئے ښه کړے دے په دې وجه زه به یئ نه Press کومه۔

جناب سپیکر: مهربانی، مهربانی۔ Next زما په خیال د دې بل نه هم مطمئن شوې۔ یہ وہی ہے اچھا جناب سعید گل صاحب سوال نمبر 712۔

*712_ جناب سعید گل: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر اور سوات میں واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ نے پہاڑوں پر شجر کاری کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ کے تحت دیر اور سوات میں کل کتنے رقبے پر شجر کاری کی گئی ہے۔ نیز کس کس قسم کے اور کل کتنے پودہ جات لگوائے گئے ہیں۔ ان پودوں کی کامیابی کتنے فیصدی ہے۔ مفصل تفصیل فراہم کریں۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ و ماحولیات: (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ نے دیر اور سوات کے پہاڑوں میں شجر کاری کی ہے۔

(ب) دیر سوات واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ کے تحت سوات میں 59975 ایکڑ اور دیر میں 49939 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی گئی ہے۔ جس میں اندازاً بالترتیب 2 کروڑ 61 لاکھ اور 2 کروڑ 17 لاکھ پودے از قسم چیڑھ۔ یوکلپٹس۔ روبینیا۔ ایلنتھس وغیرہ لگائی گئے تھے۔ ابتدائی حفاظت اور دیکھ بھال کے بعد مذکورہ شجر کاری رقبہ جات مالکان کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔ چونکہ پراجیکٹ کو ختم ہوئے دس (10) سال گذر گئے ہیں اور رقبہ جات معاہدے کی رو سے مالکان کو واپس ہو چکے ہیں۔ اس لئے تفصیلات محکمہ کے پاس موجود نہیں ہیں۔ البتہ اکثر مالکان نے مذکورہ رقبہ جات سے درخت فروخت کر کے خاصی آمدنی حاصل کی ہے۔ جس کی وجہ سے علاقے میں شجر کاری میں خاصی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔

جناب سعید گل: شکریه جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 712۔

جناب سپیکر: مطمئن یئی زما په خیال۔

جناب سعید گل: نه جی مطمئن ترے نه یم هغه سوال ئے څه ګډ وډ کړے دے۔ په دې کښې ما داسې وضاحت غوښتے وو۔ چې په دې دغه کښې واټرشیډ مینجمنټ

پراجیکټ څومره بوټي نهال کړی دی۔ او کوم کوم قسم یئی نهال کړی دی۔ نو هغه خبره یئی جي بالکل ګول مول کړې ده۔

Mr. Speaker: Order please.

جناب سعید گل: ځان له ځان له تعداد یئی په کبنې هم نه دے ښودلے۔ چې څومره څومره دی۔ د دې نه علاوه په کبنې نور قسمونه د بوټو هم نهال شوې دی دهغې په کبنې هم وضاحت نشته۔ او د ټولو نه د افسوس خبره دا ده چې کروړونه روپئی په یو ځائے کبنې اولګی او دوئ وائی چې د حکومت سره د هغې هیڅ تفصیل نشته دے نو د دې وجے نه مونږه دا خبره دغه شانتے اوکړه۔ تفصیل ئے بیا هم، تفصیل یئی په کبنې نه دے ورکړے۔ نو دا یئی ډیر زیاتے کړے دے۔ چې دومره په کروړونو روپئی لګیدلے دی اودوئ وائی چې زمونږ سره یئی هیڅ تفصیل نشته دے۔ چې مونږه یئ تفصیل تاسوته پیش کړو۔ او مونږ دغه ته حواله کړے دے نو هغه غرونه خو په هغه ځائے کبنې موجود دی۔ د دې د فیصدئی کامیابی دومره پته نه لګی چې څومره کامیاب شوی دی او کوم کوم قیسم بوټي لګیدلی دی۔ د دې د لږ منسټر صاحب وضاحت اوکړی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب میرا ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔ کہ اس میں یہ بار بار جگہ جگہ لکھتے ہیں جنگلات والے لاکھوں کروڑوں پودے لگائے گئے ہیں۔ ایبٹ آباد میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں سراج الحق صاحب موجود تھے اور محکمہ جنگلات کے آفیسرز بھی موجود تھے اور وہاں بھی یہ بات ہوئی کہ ہم نے کروڑوں پودے لگائے ہیں۔ انھوں نے یہ فرمایا تھا کہ آئندہ میرے علاقے کے جو MPAs ہیں ان کے نوٹس میں لا کر اب یہ لگائیں گے تاکہ یہ بھی چیک کریں کہ واقعی یہ جنگلات لگے ہیں یا نہیں۔ یہ جتنا جمع خرچ کرتے ہیں۔ سر کاغذوں میں کرتے ہیں ہیں، اس کے پیسے چارج کر لیتے ہیں۔ موقع پر آپ جا کر دیکھ لیں، پانچ پرسنٹ چار پرسنٹ لگے ہوں گے باقی جنگلات کا کہیں وجود نہیں ہوتا، شجر کاری مہم کے ضمن میں یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب! یہ تو آپ نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ MPAs کو۔۔۔۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): شکریہ جناب سپیکر صاحب اس کے لئے اب مکمل پلاننگ کی ہے۔ اگر پچھلے دور میں کوئی اسی طرح کی کوتاہی ہوئی ہو تو ہو، لیکن ان شاءاللہ آئندہ ہم کوشش کریں گے کہ متعلقہ

MPA کو بیٹھا کر اس کے مشورے سے جو پودے لگتے ہیں یا دو لاکھ لگتے ہیں ان سے مشورہ کرکے کیونکہ سارے DFOs ابھی سے MPAs سے رابطہ کر رہے ہیں اور رابطہ کے بعد وہ جو جگہ ان کو بتائیں گے اور MPAs کے ہاتھوں افتتاح بھی کریں گے تو یہ ہماری گورنمنٹ کے لئے بھی ایک اچھی نوید ہوگی اور انشااللہ اس سے یہ جو بات ابھی ہو رہی تھی کہ کروڑوں پودے لگائے گئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ انشااللہ Next میں ایسا سوال نہیں آئے گا۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

316_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: (الف) آیا یہ درست ہے کہ فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ صوبہ سرحد نے پراجیکٹ اور محکمہ کے افسران کو بغرض تربیت بیرون ملک کے دوروں پر مختلف ممالک بھجوایا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ نے تا حال کل کتنے افسران کو بیرون ممالک بھیجا ہے۔ نیز افسران کے نام، عہدہ اور موجودہ پوسٹنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ہر افسر پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

سینیئر وزیر: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) اب تک فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ کے تحت کل سات افسران کو بیرون ملک تربیت دلوائی گئی ہے۔ جن میں سے چار افسران کو طویل المدت اور تین افسران کو قلیل المدت تربیت دلوائی گئی ہے۔ ان افسران کے نام، عہدے اور موجودہ پوسٹنگ کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

طویل المدت تربیت (تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے)

نمبر شمار	نام	عہدہ	موجودہ پوسٹنگ
1۔	توحید الحق	رینج فارسٹ آفیسر	انسٹرکٹر سرحد فارسٹ سکول تھانی ایبٹ آباد۔
2۔	علی حیدر	رینج فارسٹ آفیسر	جی۔آئی۔ایس سپیشلسٹ پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ ڈائریکٹوریٹ محکمہ جنگلات پشاور
3۔	شمس الوہاب	رینج فارسٹ آفیسر	فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ محکمہ جنگلات صوبہ سرحد

4۔ شگفتہ بی بی اسسٹنٹ ڈائریکٹر انسانی وسائل کی ترقی (نیدرلینڈ میں زیر تربیت)

قلیل المدت تربیت (تین ماہ سے کم عرصہ کے لئے)

1۔ محمد حنیف خان ڈویژنل فارسٹ آفیسر پراجیٹ ڈائریکٹر فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ پشاور

2۔ محمد اقبال سواتی کنزرویٹر جنگلات ناظم جنگلات/پراجیکٹ ڈائریکٹر واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ ایبٹ آباد

3۔ پیر قائم شاہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر ڈی۔ایف۔او۔بنوں

ان افسران کی تربیت کا جملہ خرچہ حکومت نیدرلینڈ کی گرانٹ سے ایشیائی ترقیاتی بینک نے براہ راست متعلقہ تربیتی اداروں کو ادا کیا ہے۔ محکمہ جنگلات نے اس سلسلہ میں کوئی ادائیگی نہیں کی ہے۔ لہذا محکمہ جنگلات کے پاس اس خرچ کی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب اسرار الحق حقانی صاحب ایم پی اے، آج سے 28 تاریخ تک کے لئے؛ جناب حفیظ اللہ علیزئی صاحب ایم پی اے، پورے اجلاس تک کے لئے؛ جناب شاہ راز خان صاحب ایم پی اے، آج سے پورے اجلاس تک کے لئے۔

جناب شاد محمد خان: میں تو حاضر ہوں جناب۔

جناب سپیکر: کون، آپ کا نام نہیں لیا۔ آپ کا نام نہیں لیا میں نے۔

جناب شاد محمد خان: خبرہ دا دہ جی چی نن خو د سخاوت نہ کار واخلہ، پنخہ منتہ مخکښې د چائے بندوبست او کړہ ګرما ګرمائی دہ۔ نور هیڅ پکښې نشتہ

(قہقہے)

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ خان گنڈاپور صاحب ایم پی اے، پورے اجلاس کے لئے؛ اور محترمہ نعیمہ اختر صاحبہ ایم پی اے، آج سے 24 تاریخ تک کے لئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6 'Adjournment motions'. Ms. Naeema Akhtar, MPA, to please move her adjournment motion No. 275 in the House Ms. Naeema Akhtar, MPA, please.

Lapse-ایک طرف تو۔

Withdrawn, treated as withdrawn.
The sitting is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پرایوان کی کاروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ابراہیم قاسمی صاحب۔

جناب ابراہیم خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو توجه یوئے اهم مسئلے طرف ته را گرځول غواړم چې د هغې تعلق د ملک د سلامتی سره دے۔

جناب سپیکر: څه ایډجرنمنټ موشن دے که څه شے دے۔

جناب ابراہیم خان: پوائنټ آف آرډر دے جی۔

جناب سپیکر: پوائنټ آف آرډر 196 اوګوره ته، څه د قاعدے۔

جناب ابراہیم خان: تاسو وعده کړې وه چې ټائم به د رکومه۔

جناب جاوید خان مہمند: د دوئ سره رعایت اوکړئی جی۔

جناب سپیکر: څه د قاعدے خلاف ورزی کیږی که د آرټیکل د آئین۔

جناب ابراہیم خان: تاسو جی وعده کړې وه چې ټائم درکومه جی۔

جناب سپیکر: بنه جی څه وایه۔

جناب ابراہیم خان: مهربانی شکریه جی۔ دا جی یوه اهم مسئله ده چې د دې تعلق د ملک د سلامتئ سره دے او هغه دا جی چې د نن نه پچیس د ن مخکښې د ملک مایه ناز ایټمی سائنسدان چې دے ډاکټر فاروق صاحب هغه جی ګرفتار کړے شو

او د هغه جرم دا وو چې هغه پاکستان ایټمي طاقت جوړ کړے دے او هغه د امت مسلمه یو هیرو دے د هغه صرف دغه جرم وو نو هغه ئے گرفتار کړو۔ دا یو انتهائی قابل مذمت اقدام دے جی۔ چې نن زمونږ حمکرانانو ملکی سلامتی هم د امریکے په خله په داؤ لګولئ ده۔ زه دا مطالبه کوم د دې ایوان په وساطت سره چې هغه د فوراً رها کړے شي او د دې مونږ شدید مذمت کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی۔ کاشف اعظم صاحب۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! روستو د یوے هفتے نه یو خبره راروانه ده، راروانه خو د ډیرے مودے نه ده، د واپډے او د بجلئ د لوډ شیډنګ، خو د یوے هفتے نه مسلسل د کوهاټ روډ د بډه بیر او د بازی خیلو د ګګے ولئے، دغے علاقے والا بنده وی۔ په دې فلور باندې زمونږه رونړو مخکښې هم دا خبره کړئ ده خو په هغې کښې هیڅ تبدیلي رانغله۔ دوئ د واپډا دا منسټری د سیاسی اغراض د پاره استعمالوی۔ دوئ دا غواړئ چې دا صوبه غیر مستحکم شی۔ د دې حکومت کمزورے مونږه Show کړو د دغه د پاره دوئ د خپل د واپډے منسټرئ د دې د پاره استعمالوی۔ زه په شدید الفاظو د دې مذمت کوم او زه د دې مطالبه کوم چې د بریګیډیئر خلاف، د ایس ای خلاف د دې ټولو خلاف ایف آئی آر کټ شی۔ ځکه چې دا میاں نثار ګل صاحب او دا کوم خلق چې په کوهاټ روډ راځی، چې دا کوم خلق په کوهاټ روډ راځی دا د دې ګواه دی چې د یوے هفتے نه مسلسل دا روډ بندیږی او هیڅ نوټس، او د واپډے حکام هیڅ نوټس نه اخلی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں صاحب لږ کینه۔ قلب حسن تاته روستو ټائم درکوم۔

سید قلب حسن: د واپډے په باره کښې څه زه هم عرض کومه۔ هره ورځ جی دا درے درے ګهنټے، شلور شلور ګهنټے بجلی بندیږی پکار دا ده چې جاوید مهمند بریګیډئیر سره ملاؤ شی او هغه د دې په باره کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو هغه خبره خو، لږ کینه۔ ټائم درکومه کنه، ټائم درکومه کنه۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! دا ډیر زیات ظلم دے او د دې مسئلے حل چې نه وی راوتے ، د دې مسئلے حل چې نه وی راوتلے نو زه به په خپل سیټ باندې نه کینم۔ او زه به احتجاج کوم د واپډے خلاف سپیکر صاحب۔ واپډا ډیره ظالمه محکمه ده دا واپډا ډیره ظالمه محکمه ده او زه به اووئیم چې زما ملګرئ زما ساتھ ورکړی چې واپډا مرده باد ، او دا پیسکو مرده باد ، او دا دوئ چې کومه دا طریقه راخستے ده ، دا ټول هر څه مرده باد۔ او دوئ ته دا وائیم که دوئ په درے ورځو کښې دا هر څه ټهیک نه کړل او دلته ئے ایف آئی آر په دې خلقو کټ نه کړو نو ان شاءالله تعالیٰ مونږه به د ګریډ سټیشن ګهیراؤ کوؤ او مونږ به د دې بریګیډیئر د دې دفتر ګهیراؤ کوؤ۔ دے راغلې دے د پنجاب نه دلته ناست دے او په مونږ باندې ظلمونه کوی۔ مونږ د دوئ۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! زه په کښې د سوئی ګیس هم معامله شاملوم په سوئی ګیس باندې دلته کښې ما تقریر کړے وو د هغې تر اوسه پورے هیڅ اثر اونه شو۔ سوئی ګیس نه زمونږ نوښار او هغه ټولے علاقے ته سخت تکلیف دے۔ بے انتها تکلیف دے۔ زه د واپډے سره سره د سوئی ګیس معامله هم اوچتوم۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب د دې آسانه طریقه دا ده چې جاوید مهمند چیف پیسکو سره ملاؤ شی او دا مسئله د حل کړی۔ دا د یوے ورځے مسئله نه ده په هره څلورمه ورځ باندې دا روډ بلاک وی۔ او په زرګونه ګاډئ ولاړ وی۔ د خلقو مریضان وی خلق وارډ ته راوړی۔ دا مسئله پکار دا ده چې مهمند صاحب لاړ شی او د هغوئ سره ملاؤ شی او صحیح طریقے سره دا مسئله حل کړی۔

جناب کاشف اعظم: تاسو رولنګ ورکړئ۔ سپیکر صاحب نوره ختمه ده۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں نے دو تین دن پہلے عرض کیا تھا اور میں خبریں اخبار کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس بات کو کافی High light کیا تھا۔ مجھے خود اس جلوس نے روکا تھا اور مجھے گاڑی سے اتارا تھا اور میں نے آپ کو کہا بھی تھا ہم جنوبی اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں پلیز۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ہم جنوبی اضلاع سے رکھتے ہیں۔ اور یہ ٹریفک جو جاری ہے From Peshawar to Karachi اور روزانہ جو لوگ آتے ہیں، وہ مریض بھی ہوتے ہیں اور چار چار گھنٹے ان کو پیدل چل کر آنا پڑتا ہے۔ میں نے آپ کو اس دن بھی کہا تھا اور آج بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ لوڈشیڈنگ نے، واپڈا نے جو ظلم ہر جگہ پر شروع کیا ہوا ہے۔ خواہ وہ کرک ہے، خواہ وہ بڈھ بیر ہے یا خواہ وہ کوہاٹ ہے۔ جہاں بھی آپ دیکھیں تو ہم مجبور ہیں، لوگ ہمیں گالیاں بھی دیتے ہیں کہ آپ لوگ اس ملک کے رہنے والے نہیں ہیں؟ آپ لوگ اس صوبے کے رہنے والے نہیں ہیں؟ تو ہم کس کے پاس جائیں؟ آیا واپڈا اس صوبائی حکومت کی زمین کے اندر کھمبے نہیں لگاتا۔ آیا واپڈا ہمیں بجلی سپلائی نہیں کرتا۔ یہ کیا حال بنا ہوا ہے کہ روزانہ کوہاٹ روڈ بند ہوتا ہے اور میں نے اس پر کبھی بھی واک آوٹ نہیں کیا ہے لیکن اس پر اب میں واک آوٹ کرتا ہوں۔ اس لئے کہ کوہاٹ روڈ ہر وقت بند رہتا ہے۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! چې خبرې تولے ختم کړو نو بحث به پرے یو ځائے کوؤ۔

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب۔

جناب امانت شاہ: شکریہ سپیکر صاحب۔۔۔۔

میاں نثار گل: اگر اس دن میری بات کو سنی جاتی۔۔۔۔

جناب سپیکر: امانت شاہ کو میں فلور دیتا ہوں۔ میاں صاحب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب امانت شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! دا کومه خبره چې د لوډ شیډنګ متعلق کیږی۔

Mr. Speaker: Order please. Order please.

جناب امانت شاہ: یا د سوئی گیس متعلق کیږی هغه بله ورځ دا خبره هم په دې فلور باندې شوې ده او زمونږ منسټر صاحب په هغې باندې یقین دهانی ورکړې وه۔ د هغې باوجود نن بیا په اخبار اتو کښې راغلې دی چې مونږ د هغې خلاف احتجاج کوؤ۔ جلوس به اوباسو۔ په مردان کښې د سوئی گیس انتهائی لوډ شیډنګ دے۔ سوا د هغې ځایونو نه چې کوم ځائے کښې مثلاً شوګر مل دے چې هغې ته سوئی ګیس روان دے، اوس هغې علاقو کښې د سوئی ګیس لوډ شیډنګ نشته دے ځکه چې هغه خلق سرمایه دار دی، پیسے دی ورسره یا څه بل څه وجه ده۔ څه کوم ځائے کښې زمونږ غریبی علاقے دی هغوې ته د سوئی ګیس دومره انتهائی لوډ شیډنګ دے چې دے سخته یخنئ کښې، چې اوس د بازار او دغه ټول خلق چې کومه حلقه زمونږ ده، ټول په دې باندې یقیناً راوتونکی دی روډونو ته، نو د هغې د پاره څه حل پکار دے۔ چې فوراً د هغې خلاف سپیکر صاحب، د واپډا والا سره خبره اوکړی چې تاسو لوډ شیډنګ ختم کړی۔

جناب سپیکر: خالد وقار خان۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: زه د کاشف اعظم صاحب د خبرې تائید کومه۔ دوئ چې د کومے علاقے ذکر اوکړو دا یو مخصوصه علاقه ده چې هغه د جاوید مهمند، ماسره او کاشف اعظم سره تعلق ساتی دے کښې یو خو دا جی ټرانسفارمرے اوسوزئ د ټرانسفارمرو څوک Repair نه کوی۔ نه ئے څوک اوړئ واپډے والا۔ لوډ شیډنګ انتهائی لوډ شیډنګ کیږی او غیر اعلانیه لوډ شیډنګ په هغې کښې شروع دے جی۔ هغه سره بجلئ نه وی نو اوبه نه وی چې اوبه نه وی د او دس چاراندام د پاره د څښلو د پاره اوبه، خلقو ته انتهائی تکلیف دے او یوه هفته مسلسل هغوې لګیا دی روډ بلاک کوی۔ پرامن احتجاج کوی، مونږ د واپډے والا سره میټنګ اوکړو خو په هغې خلقو باندې هیڅ اثر نشته دے۔ بلونه پرے انتهائی زیات راولی۔ لوډ شیډنګ کیږی د هغې کمے نشته دے۔ په بل کښې چار هزار، پانچ هزار، چھ هزار یو یو تن باندې بل راځی چې د هغوې کره یو یو بلب وی جی۔ اوبه نشته دے بجلئ نشته دے، ټرانسفارمرے اوسوزئ نه ئې ټھیک کو۔ هیڅ توجه د واپډے والا دے طرف ته نشته دے جی نو زه د کاشف اعظم سره په دې خبره کښې بالکل متفق یم۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ کل پرسوں تک ہم چیف ایگزیکٹیو پیسکو کو بلائیں گے اور ان سے وضاحت طلب کریں گے کہ کیامسئلہ ہے کہ آپ لوڈشیڈنگ کر رہے ہیں۔

(شور قطع کلامی)

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: مونږه عوامی نمائنده ګان یو زمونږه خبرې څوک نه آوریئ، زمونږ فریاد څوک نه آوریئ نو مونږه د دې خلاف واک آوټ کوؤ۔

(شور قطع کلامی)

مولانامحمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! میری ایک ضروری گزارش سن لیجیئے۔ میں اس مذمت میں محکمہ سوئی گیس کو بھی شامل کرانا چاہتاہوں۔

جناب کاشف اعظم: د سوئی ګیس او د بجلئ د دواړو خلاف مونږه واک آوټ کوؤ چې کوم ناست پاتے شو د دې مطلب دا دے چې دوئ په کښې شریک دی۔

(شور)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ لوگ بیٹھ جائیں نا (شور) آرڈر پلیز قلب حسن بیٹھ جائیں آپ۔ پلیز بیٹھ جائیں۔ پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: جاوید مہمند آپ بیٹھ جائیں۔جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں آپ واپڈاوالوں سے بات کریں۔ان کے Concerned جنرل منیجر کو آپ یہاں اسمبلی میں بلالیں اور جن ممبران صاحبان کے علاقوں میں لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اور اس طرح سوئی گیس والوں کو بلالیں اور یہاں ان کے ساتھ بات کریں تاکہ یہ مسئلہ permanently حل ہو جائے کیونکہ اس طرح سے تو بات نہیں بنے گی۔ آپ اپنے چیمبر میں ان کو بلالیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ بیٹھ جائیں (قطع کلامی) میرے خیال میں عبدالاکبر خان کی جو تجویز ہے میں نے پہلے (مداخلت) جاوید مومند صاحب میں آپ کو فلور نہیں دے رہا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں یا چیئر کو سنیں۔ کل میں ان کو بلاؤں گا اور جن جن ممبران کے شکایت ہے اگر انہوں نے ازالہ نہیں کیا تو پھر جو بھی اقدامات ہم کر سکتے ہیں تو ان شاءاللہ وہ ہم کریں گے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: دا سوئی گیس هم جی تا سو ورسره۔

جناب سپیکر: سوئی گیس کا بھی، ہم ان کو بھی بلائیں گے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب ستا سو په دې تسلی باندې زمونږه اطمینان دے ډیره مهربانی۔ ستا سو شکریه جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان کو کل بلائیں گے اور یہ مسئلہ ان کے ساتھ Discuss کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: چې رولنگ پے ورکړئی او ایف آئی آر پے کټ شی نو مونږ ته منظور ده۔ مونږ له چل راځی بیا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7. Call attention Notices۔

Mr. Khalil Abbas Khan, MPA, to please move his call attention Notice No. 551, in the House. Mr. Khalil Abbas Khan, MPA, please.

جناب خلیل عباس خان: شکریه سپیکر صاحب زه ستا سو وساطت سره د ایوان توجه یو ډیرے اهم مسئلے ته راګرځومه جی محکمه ایرګیشن چې کوم ټیوب ویلز چې دی د هغې آبیانه د فصل په حساب باندې وصولوی جی۔

جناب سپیکر: میں استدعا کرتا ہوں امیر رحمان صاحب سے کہ وہ اپنا موبائل فون سیکرٹری صاحب کے حوالہ کر دیں۔ اگر آپ لوگ تعاون نہیں کریں گے تو یہ انتہائی، یعنی ایک طرف آپ فون پر باتیں کرتے ہیں اور کیمرے والے آپ کی تصویر لے رہے ہوتے ہیں۔ کیا عوام آپ سے یہ توقع رکھے گی کہ آپ کو یہاں اس معزز ایوان میں اس لئے بھیجا گیا ہے۔ مجھے افسوس اگر آپ تعاون نہیں کریں گے تو اچھی بات نہیں ہے۔ اس ہاؤس کا ڈیکورم برقرار رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ آج تو میرے خیال میں پریس گیلری میں بھی پریس والے لوگ تشریف رکھتے ہیں۔ ہماری خواتین بہنیں جو مردان کالج سے آئی ہوئی ہیں اس معزز ایوان

کی کارروائی دیکھنے کے لئے تو خدارا اس کے ڈیکورم کو آپ بحال رکھیں۔ جو توقعات اس معزز ایوان سے ہیں ان کو ٹھیس نہ پہنچائے جی خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جناب! محکمہ ایری گیشن آبپاشی کے ٹیوب ویلز کا آبیانہ فصل کے حساب سے وصول کرتے ہیں۔ حالانکہ جو پانی ان ٹیوب ویلز سے دیا جاتا ہے وہ مقررہ وقت کے مطابق دیا جاتا ہے جو بحساب ایکڑ ہوتا ہے، لہذا آبیانہ فیکس ہونا چاہیئے کیوں نہ جب محکمہ اضافی پانی ہی سپلائی نہیں کر سکتا تو کوئی جواز ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اضافی آبیانہ وصول کرے۔ سپیکر صاحب! محکمہ ایری گیشن کے ٹیوب ویلز مختلف فصلوں کے حساب سے زمینداروں سے اور کاشت کاروں سے آبیانہ وصول کرتے ہیں۔ اگر کوئی کاشتکار اسی زمین پر گنے اور چقندر کو کاشت کرے تو اس کا الگ حساب سے آبیانہ وصول کرتے ہیں۔ اور اگر اسی زمین پر وہ گندم یا کوئی اور سبزی کاشت کریں تو اس حساب سے اس کا آبیانہ وصول کرتے ہیں۔ پانی جو ان کو ملتا ہے وہ Per acre ٹائم کے حساب سے ملتا ہے۔ جب محکمہ ان کو اضافی پانی یا پانی کے لئے اضافی وقت مہیا نہیں کر سکتا تو کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ان سے اضافی آبیانہ وصول کرے۔ صوبہ پنجاب جس میں زراعت ہم سے کئی گنا زیادہ ہے وہاں بھی یہ نظام مروج ہے کہ Fix per acre کے حساب سے آبیانہ وصول ہوتا ہے۔ تو میری یہ استدعا ہے حکومت سے کہ مہربانی کر کے آپ آبیانے کو فکس کریں۔ جتنا آپ پانی دیتے ہیں اس حساب سے اس کو فکس کریں کیونکہ فصل کے ساتھ اس کو لنک نہ کریں۔ کیونکہ اضافی پانی کاشتکار کو نہیں ملتا، اس کو اپنے ٹائم کے مطابق پانی ملتا ہے۔ چاہے وہ گنا کاشت کرے، چقندر کاشت کرے یا سبزی کاشت کرے۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: جی، Call attention Notice پر متعلقہ ممبر۔

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زمونږه رور خلیل عباس صاحب چې کومے خبرې ته زمونږه توجه ګرځولے ده یقیناً چې یو ایکټ چې هغه د 1873 یو زوړ ایکټ دے دی Canal and Drainage د هغې ایکټ لاندې د فصل په حوالے سره د هغې آبیانه وصولیږی۔ د هغوی مطالبه دا ده چې دا د دوخت او ټائم په حساب سره شی۔ یقیناً محکمے ته او حکومت ته چې

په دې حوالے سره کوم مشکلات دی ځکه چې دچوبیس گھنټے په حوالے سره دهغې د پاره پوره ټائمونو حساب کتاب دهغې د پاره مزید اپریټران دهغې د پاره چوکیداران نو دا به یقیناً محکمے ته ډیر مشکلات وی ځکه موجود وخت کښې آبیانه چې کومه ملاویږی چې څومره په دې نهری نظام باندې خرچې کیږی نو دا څومره چې وصولیږی دا د اخراجاتو چھ فیصد ده او په دغه چھ فیصد کښې هم مونږ ته صرف ساٹھ فیصد دهغې وصولی کیږی او چالیس فیصد پاتے کیږی نو بهرحال مشکلات یقیناً په دیکښې ډیر دی خو بهرحال دهغوې یو تجویز دے چې یره دا د ټائم په حوالے سره شی نو مونږه به په دې باندې غور اوکړو، چیف انجینئر، سیکرټری د محکمے او دا ټوله محکمه مونږبه په دې باندې کینو خلیل عباس صاحب به هم را اوغواړو۔ که نور ارکان هم په هغې کښې شرکت غواړې یو د اعتدال لار به هغې له را اوباسو جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خلیل عباس خان: جناب منسټر صاحب خو خبره اوکړه چې دا کنال ایکټ مطابق دی۔ زه د هغوې په خدمت کښې دا عرض کومه ټهیک ده جی هغه به وی خو زه د ټیوب ویلز خبره کوم۔ لگیا یم جی۔ اوبله دا ده جی چې محکمه ایریگیشن سره خپل پټواریان وی۔ دهغوې سره دا ریکارډ موجود وی چې دچا څومره زمکه ده۔ چې دچا څومره زمکه ده نو هغه فیکس زمکے په حساب سره آبیانه وصولیږی، ځکه جی چې یو خو به په دې کښې کرپشن ختم شی په موقع یو سړی گنے چقندر کرلی وی۔ او د ایری گیشن هغه پټواری سره څه لب جب اوکړی او هغه ورته فصل بدل کړی چې د فیکس ایکړ په حساب ترے اخلی نو که هغه پکښې هر څه کری۔ نو هغه به هم آبیانه به حکومت ته ورکوی۔

جناب سپیکر: د منسټر صاحب په یقین دهانی باندې زما په خپل خیال۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! زما د منسټر صاحب په یقین دهانی باندې، دا جی ډیره اهم مسئله ده۔

جناب سپیکر: Call attention Notice دے نو خو نور په کښې څه کیدے نه شی۔ نور په کښې څه کوئ؟

Next Mr. Javed Khan Mohmand, MPA, to please move his call Attention Notice No. 554, in the House. Mr. Javed Khan Mohmand, MPA, please.

جناب جاوید خان مہمند: شکریہ جناب سپیکر، اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم، فوری اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ کوہاٹ روڈ متنی جو N.H.A والوں نے کسی نااہل ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دے کر بنایا، ناقص میٹریل کیوجہ سے دوبارہ خراب پڑا ہے جس سے ملک وقوم کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ جناب سپیکر! واقعی خبره ده چې دا روډ څه د کالونو جوړ نه دے۔ د دې روډ ټولے دوه میاشتے هم نه کیږی چې دا Complete شوې دے او د ایم ایم اے په دور کښې هم په دې کښې کمیشن اغستې شوې دے۔ نو د دې پوره تحقیق اوشی او دا د یو سپیشل کمټئ ته حواله شی چې یره دا چا جوړ کړے دے۔ او د دې ذمه دار څوک دے۔

جناب سپیکر: جی، ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! کوہاٹ روڈ نیشنل ہائی ویز اتھارٹی کے ساتھ ہے۔ او نیشنل هائی ویز اتهارټی د مرکزی حکومت لاندے کار کوی۔ ترڅو پورے چې د ناقص کار تعلق دے۔ زمونږه صوبه غریبه ده په دې کښې که یو روډ په ډیروخت پس جوړیږی پکار دا ده چې هغه روډ صحیح وی صوبائی حکومت به د دوئ دا خبره مرکزی حکومت ته اورسوی چې نیشنل هائی ویز اتهارټی چې دا کوم روډ جوړوی په دې زمونږه د نورو ممبرانو Call attention Notice شته دے چې هغه په دې کښې یو انکوائری اوکړی که ټهیکه دار واقعی ملوث وی او کار یئ خراب کړے وی نو چې د هغه خلاف کارروائی اوشی۔

جناب سپیکر: جی، Next۔

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر دا خو څه خبره نه شوه۔

جناب سپیکر: Call attention Notice دے او هغه منسټر صاحب تاسو نه۔۔۔۔

جناب جاوید خان مہمند: سپیکر صاحب! دا تاسو سپیشل کمیټئ ته حواله کړئ۔ دا یوه اهم مسئله ده۔

جناب سپیکر: دا جی هغه او وئیل چې صوبائی حکومت به د نیشنل هائی وے اتهارټی سره رابطه اوکړی او تاسو به په اعتماد کښې واخلی که غلط کار شوې وو نو هغوې ته به د هغې دغه اوکړی-----

جناب جاوید خان مہمند: نو سپیکر صاحب کمیټی د فیصله اوکړی دا خو به دوئ کله کوی دا سپیشل کمیټی ته حواله کړئ۔

Mr. Speaker: Next. Mrs. Shagufta Naz, MPA, Mrs. Salma Shakir, MPA, and Mrs. Nargis Zain, MPA, to please move their joint call attention Notice No. 555 in the House. Mrs. Shagufta Naz, MPA, please.

محترمہ شگفتہ ناز: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ خواتین کے لئے بننے والی یونیورسٹی میں ابتدائی مراحل میں شروع کئے جانے والے مضامین میں اسلامیات کا مضمون شامل نہیں جو کہ کثیر طالبات کا مطالبہ ہے۔ حکومت اسلامیات کا مضمون ترجیحی بنیادوں پر یونیورسٹی کے مضامین میں شامل کرلے۔

جناب سپیکر! تھوڑی سی بات میں اس پر کہنا چاہوں گی کہ بہت دیرینہ خواہش تھی N.W.F.P کی خواتین کی کہ یہاں پر ایک یونیورسٹی بنے جو خالصتاً خواتین کے لئے ہو اور ان کی یہ دیرینہ خواہش الحمد للہ پوری ہو گئی ہے۔ لیکن کافی بڑی تعداد میں ایسی لڑکیاں ہیں جو اسلامیات کے مضمون میں دلچسپی رکھتی ہیں اور یہ سن کر انتہائی افسوس ہوا جب متعلقہ آفیسرز سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ اسلامیات تو بچے ویسے بھی گھروں میں پڑھ لیتے ہیں۔ یہ تو کوئی مشکل Subject نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے دوسرے Subjects کو ترجیح دی ہے۔ جو کہ نہایت غلط بات محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے کثیر تعداد کا مطالبہ ہے کہ وہ اسلامیات میں داخلہ لینا چاہتی ہیں۔ اس لئے اس کو شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: مسز صابرہ شاکر ایم پی اے پلیز۔

محترمہ صابرہ شاکر: میں اس ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ خواتین کے لئے بننے والی یونیورسٹی میں ابتدائی مراحل میں شروع کئے جانے والے مضامین میں اسلامیات کا مضمون

شامل نہیں ہے جو کہ کثیر طالبات کا مطالبہ ہے۔ لہذا حکومت اسلامیات کا مضمون ترجیحی بنیادوں پر شامل کر لے۔

سپیکر صاحب! جس طرح میری بہن نے بات کی انہوں نے کہا کہ یہ گھر میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ اگر یہ اتنا Important نہ ہوتا تو لوگوں کی بچیاں اتنی تعداد میں جامعات میں یا کسی مدرسوں میں ایڈمشن نہ لیتیں۔ لیکن ابھی یہ سہولت حکومت نے مہیا کر دی ہے تو ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس کی طرف توجہ دے تھینک یو۔

جناب سپیکر: مسز نرگس، ایم پی اے۔

جناب حسین احمد (وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی): جناب سپیکر! صوبائی حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ خواتین کے لئے یونیورسٹی کا اعلان کیا گیا ہے۔ 18 اگست کو کیبنٹ کے اجلاس میں اس کے لئے جگہ بھی مختص کی گئی ہے۔ فرانٹیئر کالج برائے خواتین میں سٹاف کے لئے ایک ہاسٹل بنایا گیا تھا۔ جس میں کچھ نہیں تھا اور وہ تیس کمروں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہم نے یونیورسٹی کا کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن بات یہ ہے کہ یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ میں جو بچیاں پڑھتی ہیں، تو پہلے تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اس میں سائنس کے مضامین بھی ہوتے لیکن اس میں بہت کم بچیاں ہوتی ہیں یعنی دو دو تین تین اور بہت کم اس لئے فی الحال یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو چھ مضامین ہیں اور جس میں بہت بڑی تعداد میں بچیاں داخلہ لینا چاہتی ہیں۔ ان کو یہاں شروع کیا جائے۔ اس میں انگریزی، کمپیوٹر سائنس اور ایم بی اے ابلاغیات، عربی اور شماریات شامل ہیں۔ عربی مضمون اسلامیات کے ساتھ ملتا جلتا ہے اس لئے کہ اسلامیات کا سارا کورس عربی میں ہے۔ عربی مشکل ہوتی ہے اس لئے اس کو ہم نے اس میں شامل کیا ہے۔ اور جب مکمل یونیورسٹی کی تعمیر ہو جائے گی اور پورا اسٹاف اس کو میسر آجائے گا تو اسلامیات ایک بہت اہم مضمون ہے۔ اس کے ساتھ ہمارا اتفاق ہے۔ اس میں ہم شروع کریں گے انشاءاللہ۔

Mr. Speaker: Engineer Mohammad Tariq Khan, MPA, to please move his call attention Notice No. 558, in the House. Mr. Mohammad Tariq Khan, MPA, please.

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر! میری عرض سن لیجئے وزیر صاحب نے جو فرمایا کہ عربی بڑی مشکل زبان ہے تو یہ انگریزی تو زیادہ مشکل زبان ہے کہ اس میں Turn اور Truth کے الفاظ آتے ہیں

خدا کے لئے آپ یہ کیوں کر رہے ہیں۔ ہماری نوجوان نسل اگر عربی کی طرف مائل ہو رہی ہے تو آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب طارق خان، ایم پی اے پلیز۔

انجنیئر محمد طارق خٹک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ Contractors Association کے دو اہم مسئلوں کی طرف دلاتا ہوں۔ جس میں ایک مسئلہ Arbitration کا ہے۔ جب Arbitration کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ جو کہ Contractors اور گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کے درمیان Clause 25 کے تحت جرگے کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ڈیپارٹمنٹس Arbitration award کو Honour نہیں کرتے۔ اور ٹھیکیداروں کے خلاف عدالتوں میں یہاں تک کہ سپریم کورٹ تک میں اپیل کرتے ہیں۔ جو کہ سراسر زیادتی ہے بلکہ ہماری ملکی معیشت اور تعمیر کے اہم ستون یعنی Contractors کو اپنی خدمت کی سزا دی جاتی ہے۔ جبکہ دوسرا مسئلہ Mobilization Advance کے موجودہ حکومت صوبہ سرحد نے ساڑھے چودہ پرسنٹ سود لینا شروع کر دیا ہے جو کہ ملک کے دوسرے صوبوں میں نہیں ہے۔ اور ویسے بھی موجودہ حکومت سود کے خلاف ہی نہیں بلکہ اسے ختم کرنے کا دعویٰ کرتی ہے اس لئے جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر ورکس اینڈ سروسز سے درخواست کرتا ہوں کہ ان دونوں مسئلوں کو سی اینڈ ڈبلیو کی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ تاکہ ان دونوں مسئلوں اور ٹھیکیداروں کے درمیان مسئلے کا حل تلاش کیا جا سکے۔ دے باندې به جې لږ تفصیل سره خبره اوکړمه۔ چې څه وخت کښې کنټریکټر د یو ډیپارټمنټ سره کار کوی۔ هغه که ایریګیشن دے که سی اینډ ډبلیو دے۔ که پبلک هیلتھ دے۔ هر یو ډیپارټمنټ چې دے د هغې تر مینځه یو Standard دے۔ د هغې کلاز 25 د لاندې چې کله د کنټریکټر او د ډیپارټمنټ تر مینځه څه مسئله پیدا شی۔ نو هغه د کلاز 25 د ننه حل کیږی۔ چې هغې ته آربټریشن وائی آربټریشن کښې مخکښې Step دا وی چې چیف انجینئر د هغې فیصله اوکړی۔ که چیف انجینئر فیصله او نه کړی نو بیا چیف انجینئر یو آربټریټر د کنټریکټر نه د 19 ګریډ آفیسر یعنی سپرنټنډنټ انجینئر مقرر کړی۔ یو د ډیپارټمنټ د طرف نه هغوی بیا یو ایوارډ ورکړی۔ که هغه ایوارډ لکه Unanimous وی۔ خو ټھیک ده۔ که Unanimous نه وی او Views مختلف وی۔

بیا ایمپائر مقرر شی۔ او د ایمپائر فیصله په دواړو باندې Bindingوی۔ خو دهغې نه باوجود چې دا ډیپارټمنټ،ډیرے داسې فیصلے پرتے دی۔ د آربټریشن چې هغه نه حل کوی۔ ایوارډ نه Honourکوی۔بلکه تر دے پورے چې سپریم کورټ ته او هائی کورټ ته لاړ شی۔ په دیکښې جسټس نسیم حسن شاه هم یوه فیصله کړې ده۔ چې یره آربټریشن اوارډ خلاف چې څوک ډیپارټمنټس دی مونږه ته د اپیل ته نه راځی۔ ځکه چې آربټریشن پخپله یو دجج فیصله ده چې هغه کنټریکټر ته ملاویږی۔ دویمه مسئله د Interest ده۔ مطلب دا دے چې مخکښې د کنټریکټر نه Mobilization Advanceباندې سود نه شو اغستلې۔ اوس موجوده حکومت په دې باندې چوده پرسنټ سود شروع کړے دے۔ اګر چه دا تیره روژه کښې هم مونږه د خیبر بینک افتتاح کړې وه زمونږ د صوبه سرحد حکومت ډیرے دعویٰ کړے دے چې مولږه بلاسود بینکاری شروع کوؤ۔ دهغې نه باوجود په دې باندې سود په نورو صوبو کښې هم نشته۔ بلکه د دنیا په یو Mobilization Advance باندې سود نشته۔ نو زه جی ستاسو په وساطت سره حکومت ته خواست کوم چې دا د سټینډنګ کمیټۍ ته حواله کړی ورکس اینډ سروسز، چې په دې باندې مونږه فیصله اوکړو۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! یو عرض کومه 23/5 باندې دے ټائپ کښې، ما یو قرارداد په اسمبلۍ کښې جمع کړے وو۔ 23/5/2003باندې۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: زه درخواست کومه که ماته هم موقع ملاؤ شی۔ چې دے سره زه، دا طارق خان چې کومه خبره کوی۔ دا شامل کړمه۔ هم دغه قرارداد ما 23/5باندې اسمبلۍ کښې جمع کړے دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: اجات دے جی۔ شکریه جناب شکریه۔

جناب سپیکر: څه شے جی۔

میاں نثار گل: 23/5باندې ما دا قرارداد په اسمبلۍ کښې جمع کړے وو جی۔ دا نمونه چې کوم طارق خان اوس راوړو۔ که ماله مو اجازت راکړو۔

جناب سپیکر: دا خو، Please Minister concern میاں صاحب! آپ تشریف رکھیے یہ قرارداد انشاءاللہ ہم Private Members' day میں لے لیں گے۔اس دن لے لیں گے۔

میاں نثار گل: زما مطلب دا دے چې ما په 5-23 باندې Already جمع کړے وو۔ خو اوسه پورے لا راغلې نه دے۔ نو زه دا وائیمه۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ۔

میاں نثار گل: زه دا وائیمه که۔ زه دے سره ځان شامل کړمه او دا تاسو ته عرض اوکړمه نو حساب به یو شی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، میاں صاحب ډیر ادب سره جی۔ طارق خټک صاحب۔ جی منسټر فضل ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر محاصل و آبکاری): جناب سپیکر صاحب! دا د دې اسمبلی یو امتیاز دے چې نن یو ممبر دا خبره پیش کړه۔ چې ټهیکدار ناقص میټریل استعمال کړے دے او د هغه خلاف انکوائری پکار ده او بل ممبر صاحب دا خبره پیش کوی چې ټهیکیدارانو له لږ غوندې سهولت پکار دے۔ نو دا ښه خبره ده دواړه طرفه چیړل او په هغې خبره کول دا ښه خبره ده۔ تر څو پورے چې د Arbitration تعلق دے۔ دا د ټهیکیدار او د ډیپارټمنټ مینځ کښې د تنازعاتو د حل د پاره د دې د Agreement د Clause 25 لاندې په دې کارروائی کیږی۔ Arbitrator مقرریږی۔ دا خبره د محترم ممبر صاحب سره مونږه، په دې کښې اتفاق نه کوؤ چې دا فیصله دے داسې Bound شی چې که دا ټهیکیدار نه وی منظوره هم به پرے دا Impose کوؤ۔ "نه" هغه ته لاره کهلاؤ ده۔ ریفری مقرر شی که ریفری خبره نه منی۔ بیا هغه ته لار کهلاؤ ده هغه به کورټ ته ځی او د کورټ Decision باندې به ډیپارټمنټ او هغه Bound وی۔ دا د دې ځائے نه بالکل کلکول چې که Arbitration کښې څه فیصله اوشوه هغه به صحیح وی۔ که ریفری کومه اوکړه دواړه به Bound وی۔ "نه" ټهیکیدار ته دیکښې لار ده که هغه بیا د دې فیصلے خلاف عدالت ته ځی۔ نو هم دلته د هغه په دې حق باندې لاس اچول یا زور اچول صحیح نه دی۔ دا یو لاء ده، او د هغې لاء د لاندې دا کارروائی کیږی۔ تر څو پورے چې د دویمے خبرې تعلق دے-----

جناب سپیکر: طارق ختک صاحب پخپله د ورکس اینډ سروسز کمیټی ممبر ئے۔ میاں نثار گل ئے چئیرمین دے۔ او تاسو پخپله دا خبره حل کولے شئ۔ تر څو پورے چې د توجه خبره وه۔ توجه را او گرځیده۔ د ایوان دے طرف ته۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس (ترامیمی) بل مجریہ 2003 کو واپس لینے کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Excise and Taxation, NWFP, to please move his motion for leave to withdraw the North West Frontier Province Finance 3rd amendment Bill, 2003, in the House. The honourable Minister for Excise and Taxation, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order sir, sir, I want to draw your attention to rule 107, "With drawl and rejection of Bills:- (1). The member In-Charge of a Bill may, at any stage of the Bill move for leave to with draw the Bill."

یہ تو کوئی Stage ہی نہیں ہے۔ یہاں Time کا لفظ نہیں لکھا ہے۔

Mr. Speaker: At any stage.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، Time کا لفظ نہیں لکھا ہے سر۔ نہیں، ادھر لفظ لکھا ہے Stage، Stage کا مطلب کیا ہے؟ Three stages ہیں۔ Introduction of the Bill, Consideration of the Bill, and passing of the Bill. آپ 107 کو کھول کر دیکھیں۔ ان Three stages میں سے کسی بھی Stage میں یہ Withdraw کر سکتے ہیں لیکن At any time کا لفظ یہاں نہیں لکھا ہے۔ کہ At any time he wants۔ یہاں کوئی Stage نہیں ہے۔ کہ وہ Leave کے لئے اجازت مانگیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر محاصل وآبکاری: اصل میں۔ جو میں واپس لے رہا ہوں۔ فنانس میر اترمیمی آرڈیننس، اس میں ایک ہوتا ہے Legally اس کو Argue کرنا جس طرح عبدالاکبر خان صاحب Argue کر رہے ہیں اور ایک ہے عوام کی نمائندگی کرنا اور عوام سے بوجھ کم کرنا۔ تو اس سے پہلے تو یہاں سے جو آرڈیننس پاس ہوا ہے۔ اس میں جو Restrictions تھیں۔ جو District wise رکاوٹیں تھیں، وہاں جو Cess کی

عبدالاکبر خان اس میں ہماری ساتھ تعاون کریں گے تاکہ عوام پر سے یہ بوجھ کم ہو جائے۔ اگر ہم یہ واپس نہیں لیتے تو وہی کام جاری رہے گا۔ کہ ہر ڈسٹرکٹ میں ہر آدمی، یہاں سے ایک بل پاس ہوا ہے۔ اور اس میں ہر ڈسٹرکٹ کی حدود پر آدمی بیٹھ کر دو روپے Collect کرلے گا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کی حدود سے ہٹا کر زونز میں بٹھائیں اور زونز میں کئی کئی ڈسٹرکٹس آتے ہیں۔ اور ان میں دو روپے کی بجائے دو روپے، ایک روپے اور ستر پیسے کچھ Relaxation مل جائے توان شاءاللہ عبدالاکبر خان کا، عوام پر زیادہ بوجھ ڈالنے سے بچانے کے لئے اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔

Collection تھی اس کو ذرا Wide کرکے زونز بنا کر ان میں کمی کرنا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں منسٹر صاحب اپنے محکمے کی نااہلی کو چھپانے کے لئے مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ جناب سپیکر یہ جو Finance Act میں Amendment 3rd تھی۔ جناب سپیکر! 20 اگست کو یہ ایکٹ نافذ ہوا۔ اور 20 اگست میں جو انھوں نے کہا کہ دو روپے، اور ایک پیسہ، اس میں شامل کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بالکل میں متوجہ ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آئین میں آرٹیکل 128 کے تحت ان کو تین مہینے کے اندر اندر اس آرڈیننس کو اسمبلی سے پاس کرانا تھا۔ جناب سپیکر! تین مہینے کے بعد وہ آرڈیننس Repeal ہو جاتا ہے اگر وہ اسمبلی سے پاس نہ ہو۔ جناب سپیکر! یہ بل لے آئے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جو بل یہ Withdraw کر رہے ہیں۔ یہ بل وہ خود لائے تھے۔ اور یہ اسی زون، میرے خیال میں میں آپ کی توجہ اپنی طرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل میں آپ کی طرف متوجہ ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا چونکہ یہ Serious معاملہ ہے۔ جناب سپیکر! آپ یقین کریں، میرے پاس لسٹ ہے کہ آپ کی اسمبلی کا 8-30 سے لے کر 09-10 تک ہوا تھا۔ پھر 23۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ، کیونکہ Forth آ رہا ہے اس کے بعد۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں ہاں۔

جناب سپیکر: تو اگر آپ اس پر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔ نہیں سر۔

جناب سپیکر: آپ اس پر، نہیں مطلب ہے آپ نے جس رول کا حوالہ دیا ہے دیکھیں۔ اس معزز ایوان کو یہ اختیار حاصل ہے۔ اس سے یہ Permission لے رہے ہیں۔ تو میں ایوان کو Put up کروں گا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔ نہیں سر۔ آپ ایوان کو تو غلط طریقے سے Put up نہیں کر سکتے نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میں رول 107 کے تحت۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔ میرا مقصد یہ ہے کہ آپ نے Three stages میں سے ہو کر کرنا ہے۔ اب ایک بل لائے ابھی دوسرا آرڈیننس نکالا ہے، اس بل کو اسمبلی سے کیوں پاس کراتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ Stage تو Pending for consideration ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ Consideration stage پر تو نہیں ہے نا۔ سر۔

جناب سپیکر: یہ Pending for consideration stage ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ Consideration کے لئے Move کریں۔ آپ لائیں اسے پھر۔

جناب سپیکر: یہ Pending for consideration ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ یہی تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خال میں اگر آپ ہاؤس کو چھوڑ دیں تو ہاؤس، مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ہاؤس میں میں غلط کیسے چھوڑوں۔ آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ جو Stage کا لفظ ہے یہ Any time ہے۔ پھر ٹھیک ہے۔ کل کوئی بھی کرلے گا۔ آپ اس کو Change کرلیں کہ "Stage" کا لفظ نہیں ہے۔ یہ "Any time" کا لفظ ہے۔ یا تو پھر Rules کو Amend کرلیں کیونکہ Three stages کے بغیر یہ With draw نہیں کر سکتے۔ یہ Leave میں جب آئے گا تو وہ Stages میں آئے گا۔

جناب سپیکر: کیونکہ Pending for consideration ہے تو یہ Consideration stage ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: تو آپ ایجنڈے میں لے آتے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ With draw کر لیتے۔ یہاں پر Stage لکھا ہے اور آپ Any time کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ-----

جناب عبدالاکبر خان: آپ، ٹھیک ہے سر، آپ بے شک رولنگ دے سکتے ہیں کہ یہ جو Stage کا لفظ ہے یہ "Any time" ہے۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted for withdrawal of the North West Frontier Province Finance (Third Amendment) Bill, 2003. Those who are in favour of it may say 'Yes'. And those who are against it may say 'No'

(The Voices No)

Mr. Abdul Akbar Khan: 'Noes' have it, Noes have it sir.

جناب سپیکر: میں پھر Counting کے لئے Move کروں گا۔ کہ جو Withdraw، کوم چې د وے د واپسې په حق کښې دی۔ هغه دے په خپلو سیټونو باندې اودریږی۔ او سیکرټری ته خواست دے چې هغه ئے او شماری۔

جناب پیر محمد خان: نو سپیکر صاحب! منسټر خو په خپله Yes نه دے وئیلے نو بیا ولے ورته مونږه اودروے۔

(قہقہے)

(اس مرحلہ پر کاؤنٹنگ کی گئی)

جناب سپیکر: تاسو کینئ۔ څوک چې د دې Against وی هغوی دے په خپلو سیټونو باندې اودریږی۔ مطلب دا دے چې، سیکرټری ته خواست دے-----

جناب عبدالاکبر خان: مونږه ځکه نه اودریږو چې په رولز کښې دا دی چې څوک Objection او کړی نو پس د هغې نه Counting کیږی۔ چونکه زمونږه په موشن، په دغه موشن باندې د چا Objection او نه کړو۔ او په دې باندې تاسو 'Ayes'

ته اچولے وو۔ په دې وجه باندې چونکه په دې باندې د چا Objection نه دے کړے نو په دې وجه باندې مونږه Counting نه کوؤ۔

جناب سپیکر: تاسو Objection کړے وو۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی۔ مونږه Objection نه دے کړے۔

جناب سپیکر: نه نه تاسو-----

جناب عبدالاکبر خان: نا مونږه شمارے د پاره نه دی وئیلی۔ مونږه دا نه دی وئیلی چې دا موشن چې کوم دے دے-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی مونږه د شمارے کله وئیلی دی؟

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: نو کله مو وئیلی دی؟

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: هسې که تاسو دغه کوئ جناب سپیکر! د حکومت سائیډ اخلئ هغه جدا خبره ده-----

جناب سپیکر: گوره داسې-----

جناب عبدالاکبر خان: گنی تو رولز کښې دا دی-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: نه رولز کښې جناب سپیکر دا نشته-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔ عبدالاکبر خان۔ ته زوړ پارلیمنټیرین ئے۔ ما ته ډیر افسوس دے۔ سپیکر هم پاتے شوې ئے۔ داسې Remarks چې هغه Reflect کوی-----

Mr. Abdul Akbar Khan: I know, I know, I know-----

جناب سپیکر: چې هغه Reflect کوی د چیئر په دغه باندې۔

Mr. Abdul Akbar Khan: I know, nobody has asked for voting.

کسی نے بھی ووٹ کے لئے نہیں کہاہے کہ اس پر ووٹنگ کریں۔Voice votes کے لئے آپ نے ڈالا Voice votesپر آپ جیت گئے۔ان کو چاہیئے تھا کہ وہ کہہ دیتے کہ ووٹنگ کر لیتے ہیں،انہوں نے نہیں کہاکہ ووٹنگ کریں۔

<u>مولانا امان اللہ</u>: جناب سپیکر! ووټنګ د پاره خو مونږ اووئیل۔ منسټر صاحب هم اووئیل او مونږه هم اووئیل۔ د ووټنګ د پاره خو خبره اوشوه کنه۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Leave is granted and the bill has been withdrawn per majority.

جناب عبدالاکبر خان ایم پی اے کی جانب سے قاعدہ 111 کے تحت شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس (چوتھا ترمیمی) آرڈیننس 2003 کونامنظور کرنے سے متعلق قرارداد پر بحث

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 9. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution for dis-approval of the North West Frontier Province Finance (Fourth Amendment) Ordinance, 2003, under rule 111 of the rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Sir, thank you. This Assembly disapproves the North West Frontier Province Finance (Fourth Amendment) Ordinance XIII 2003, promulgated on 10th November, 2003.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by Honourable member may be adopted. Those who are infavour-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! مجھے کہنے کے لئے کچھ نہیں کہیں گے کہ میں یہResolutionلایا ہوں۔اگر آپ نہیں کہنا چاہتے-----

<u>جناب سپیکر</u>: بس ٹھیک ہے آپ-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو۔جناب سپیکر! آپ بھی یہ سوچتے ہوں گے کہ یہ ریزولیوشن ہم کیوں لائے جناب سپیکر،آپ اس آرڈیننس کو دیکھیں کہ اس میں لکھاہے کہ NWFP Ordinance No. XIII 2003 اس کا مطلب یہ ہے کہ 10 نومبر تک اس صوبائی حکومت نے تیرہ آرڈیننس Promulgate کئے ہیں یعنی 10 نومبر تک تیرہ آرڈیننس Promulgate ہوئے، باوجود اسمبلی کے

موجود ہونے کے تیرہ آرڈیننس کئے ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ Between 1950 and 1988 in all 381 Ordinance were issued by the President of the Indian Government.

یعنی 38 سال میں 381 آرڈیننس انہوں نے Promulgate کئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 10 آرڈیننس ہندوستان جیسے ملک میں جس کی آبادی کئی گنا ہمارے صوبے سے زیادہ ہے اور چونکہ نیا آئین بھی بنا تھا تو 10 آرڈیننس فی سال وہاں Promulgate ہوئے جناب سپیکر۔ اور ان 10 پر بھی جناب سپیکر وہاں جواہر لال نہرو جوان کے پرائم منسٹر تھے اور وہاں پر سپیکر ہولینڈر تھے۔ انہوں نے 25 نومبر 1950 کو ایک خط لکھا۔

"The Procedure of Promulgation of Ordinance inheritably is Undemocratic".

یہ سپیکر کا خط ہے جناب سپیکر۔ اور ہم آپ سے بھی توقع کرتے ہیں کیونکہ آپ اس ہاؤس کے Custodian ہیں۔ آپ اس ہاؤس کے Custodian ہیں۔ اور ہمارے جو Legislation کے اختیارات ہیں۔ وہ گورنر ہاؤس میں آرڈیننس کے ذریعے سے ہو رہے ہیں۔ گورنمنٹ ان کو بھیجتی ہے، بجائے اس کے کہ یہاں پر بل کی شکل میں لائے۔ یہ وہاں سے آرڈیننس Promulgate کرتے ہیں۔ تو شروع میں انہوں نے لکھا ہے کہ

"The Procedure of the Promulgation of Ordinance is inheritably undemocratic. Whether on Ordinance is justifiable or not. The issue of large number of ordinance has psychologically a bad effect. The people carry on impression that the Government is carried on by ordinance. The House carry a sense of being ignored and the central Secretariat perhaps get into habit of slackness, which necessitate ordinance, an impression commits the House to a particular legislation".

جناب سپیکر! یہ اس وقت انہوں نے لکھا تو نہرو نے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے سپیکر کو جواب نہیں دیا۔ انہوں نے اس وقت جواب دیا اور جواب میں لکھا کہ

"I think all of my colleagues will agree with you that the issue of Ordinance is normally not desirable and should be avoided".

پھر جناب سپیکر 17 جولائی 1954 کو ہولینڈر وہ سپیکر ہیں جو دو تین دفعہ ہندوستان کی لوک سبھا کے سپیکر رہے اور 1950 میں جب وہ مر رہے تھے تب بھی وہ سپیکر تھے۔

“The issue of an ordinance is undemocratic and cannot be justified except in cases of extreme urgency or emergency we, as first Lok Sabha”.

یہ فرسٹ لوک سبھا ہے سر۔

“We as first Lok Sabha carry a responsibility of laying down traditions. It is not a question of present personal in the Government, but a question of precedent, and If this Ordinance issuing is not limited by convention only’’.

کیونکہ Constitution میں تو ان کے پاس Powers ہیں تو اس نے کہا کہ Convention کے ذریعے آپ خدا کے لئے اس کو کم کریں کہ 10 آرڈیننس سال کے نکلتے ہیں اس پر بھی ان کو کہتے ہیں کہ یہ Undemocratic طریقہ ہے یہ Undesirable طریقہ ہے۔ یہ ہاؤس کا اختیار آپ لے رہے ہیں تو جناب سپیکر، ہم آپ سے بھی یہی توقع کریں گے۔ پھر انہوں نے دو دن کے بعد ان کو جواب دیا۔ جواہر لال نہرو جیسے پرائم منسٹر نے ان کو جواب دیا کہ ہم کوشش کریں گے کہ اس کو اور بھی کم کریں۔ جناب سپیکر! میرا مقصد یہ ہے کہ یہ ایک اختیار تو ہے لیکن اگر آپ اس اسمبلی کے ہوتے ہوئے آپ دس، تیرہ آرڈیننس نکالتے ہیں تو آرڈیننس اور بل میں تو یہی فرق ہوتا ہے کہ اس پر تو پہلے سے عملدرآمد شروع ہو جاتا ہے، جیسے ہی آرڈیننس نکلتا ہے وہ ایک قانون بن جاتا ہے اور عملدرآمد ہونے کے بعد آپ اس کو اسمبلی میں لاتے ہیں کہ آپ اس کو پاس کریں۔ جناب سپیکر! جب آپ نے تین چار مہینے، اسی بل کو لے لیں جناب سپیکر، یہ تین دفعہ اس سال میں بلکہ میرے خیال میں چار دفعہ یہ جو Tobacco cess ہے اس کے متعلق چار دفعہ Legislation ہوئی، کبھی بل کی شکل میں ہوئی، کبھی آرڈیننس کی شکل میں ہوئی۔ کبھی کس طریقے سے ہوئی کبھی کس طریقے سے ہوئی اور ہر دفعہ جب آتی ہے، نئی دفعہ جب آتی ہے تو دوسری دفعہ، آپ حیران رہ جاتے ہیں کہ اس کو بنانے والے ایک صحیح طریقے سے اس کو نہیں کر سکتے۔ کیوں تیسرا آرڈیننس Lapse ہو گیا۔ باوجود اس کے کہ آپ کی اسمبلی کا اجلاس دو دفعہ بلایا گیا Within that stipulated period جو تین مہینے کا Lapsable period ہوتا ہے۔ جب آرڈیننس نکلتا ہے تو اس کو اسمبلی میں بل کی شکل میں لانے کے لئے تین مہینے کا وقفہ ہوتا ہے ان تین مہینوں میں دو دفعہ اسمبلی کا سیشن ہوا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ گورنمنٹ اس کو بل کی شکل میں جس طرح لائی ہے، پاس کراتی اس کو ایکٹ بنا لیتی۔ اب اس کو بنانے کی

بجائے، چونکہ وہ نہیں کر سکتی تو وہ آرڈیننس Repeal ہو گی اور جب وہ Repeal ہو گیا تو یا آرڈیننس 10 نومبر کو جناب سپیکر نکالا گیا تاکہ وہ چونکہ وہ 20 نومبر کو ختم ہو رہا تھا اس لئے انہوں نے 10 نومبر کو نیا آرڈیننس نکالا۔ میرا جو Disapproval کا Resolution ہے جناب سپیکر۔ Basically میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس Minority ہے ہم Majority میں نہیں ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ میرا Resolution فیل ہو گا۔ مجھے پتہ ہے کہ میں نے جو بھی Resolution move کیا ہے یا پیش کیا ہے وہ فیل تصور ہو گا کیونکہ ووٹ ہمارے پاس نہیں ہیں لیکن اس ہاؤس کو Ignore کر کے آرڈیننس نکالنا، کل جب اس اسمبلی کی موت کا پروانہ آئے گا تو جناب سپیکر! ابھی تو گورنر صاحب دھڑا دھڑ آرڈیننس آپ کے لئے Issue کر رہے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت ایک Point ہو گا کہ آپ کی اسمبلی Legislation کی بجائے۔ گورنر ہاؤس سے۔۔۔(تالیاں)۔۔۔ ہر مہینے آرڈیننس نکالتی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم سمجھتے ہیں۔ اگر حکومت کو مثال کے طور ایک ایمرجنسی آتی ہے، ایک ضرورت آتی ہے، ایک ناگہانی کوئی چیز آجاتی ہے تو بالکل یہ تو Right ہے گورنمنٹ کا Constitutional right ہے لیکن اس Constitutional right کو آپ اس طرح استعمال کریں کہ ابھی تو ڈیڑھ مہینہ باقی ہے جناب سپیکر 10 نومبر میں۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ نئے کتنے آرڈیننس نکلے ہوں گے۔ شاید یہ 20 تک پہنچیں تو کیا یہ Desirable ہو گا یا صحیح طریقہ ہو گا کہ آپ کے ساتھ Majority ہے۔ آپ آسانی سے بل لا کر آسانی سے اسمبلی سے پاس کرا سکتے ہیں۔ اگر ہم چیخ بھی لیں تو آپ پھر بھی پاس کر سکتے ہیں۔ اس آرڈیننس کو جب آپ بل کی شکل میں لائیں گے۔ اس آرڈیننس کو جب آپ پاس کریں گے پھر بھی آپ پاس کر رہے ہیں تو کیوں نہ بجائے اس کے کہ آپ بل کی شکل میں Legislation کر لیں آپ کیوں آرڈیننس کے ذریعے سے یہ کر رہے ہیں کیونکہ بیوروکریٹ آپ کو کہتے ہیں کہ جی یہ آسان طریقہ ہے Legislation کا کہ بس گورنر صاحب کو بھیج دو، وہاں وہ آرڈیننس پر دستخط کریں گے اور یہاں پھر اسمبلی آپ کے لئے اس پر انگوٹھا لگائے گی۔ یہاں پر ایسے ایسے جناب سپیکر میں ڈیٹیل میں کیوں نہیں جاتا کیونکہ وقت کم ہے اور آپ پھر مجھے ٹوکیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، نہیں، نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، یہ بھی کہا کہ It is joint a seal کہ یہ صرف آپ اسمبلی سے ہی کیوں تو وہ گورنمنٹ کی عزت کا مسئلہ بن جاتا ہے جب ایک آرڈیننس کو آپ Introduce کر کے اسمبلی میں لاتے ہیں بل کی شکل میں، پھر اس کو پاس کرنا حکومت کی عزت کا معاملہ بن جاتا ہے۔ پھر حکومت ہر حالت میں اس کو پاس کروانا چاہتی ہے خواہ وہ صحیح ہو یا غلط ہو اس کو پاس کروانا چاہتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ بل کی شکل میں لائیں پھر بھی پاس کر سکیں گے لیکن ہم اس پر بحث کر کے اس کو پاس کر سکیں گے۔ ابھی تو ایک نے چار مہینے جناب سپیکر! ابھی یہ اسمبلی میں آیا ہے آج یہ Introduce ہو گا۔ پتہ نہیں کب پاس ہو گا۔ اس وقت تک چار مہینے آپ نے کارروائی کی۔ آپ لوگوں سے پیسہ لے لئے۔ آرڈیننس کے ذریعے آپ نے پیسے لے لئے۔ بل بعد میں آتا ہے۔ بل بعد میں اسمبلی میں پیش ہوتا ہے۔ اسمبلی سے بعد میں پاس ہو جاتا ہے اور پیسہ لوگوں سے پہلے لے لئے جاتے ہیں۔ اور جناب سپیکر! ٹیکسیشن، ٹیکسیشن لیجسلیشن کیونکہ اس کا Direct اثر عوام پر ہوتا ہے۔ اس کا Direct اثر، جن لوگوں سے Tax لیا جاتا ہے، اس پر Direct اثر Taxation کا ہوتا ہے۔ باقی اگر آپ اور Legislation کرتے ہیں تو ان کا Direct اثر نہیں ہوتا۔ لیکن Taxation کا اثر چونکہ Direct ہوتا ہے اس لئے Direct اثر والی Legislation تو آرڈیننس سے ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ کل کوئی حکومت ایسی آئے گی کہ وہ بجٹ کو بھی آرڈیننس کے ذریعے سے اسمبلی سے پہلے پاس کرا کر، پہلے خرچ کر کے پھر تو ہر ایک Taxation جو ہو گی تو وہ آرڈیننس کے ذریعے سے ہو گی۔ یہاں پر جناب سپیکر۔ ابھی جو آرڈیننس یہ لے کر ائے ہیں، میں تو اس میں Amendment، چونکہ پہلے والے میں Amendment لایا تھا۔ وہ تو آپ نے ان کو واپس کر دیا۔ اب جناب سپیکر! آپ اس میں دیکھیں، پشاور کہاں ہے؟ پشاور ضلع نہیں ہے۔ یہ آرڈیننس تو آپ نے تین آرڈیننس کے بعد بڑے غور و خوض کے بعد تین دفعہ Legislation آپ نے کر کے اس کے بعد یہ آپ کا آرڈیننس ہے جناب سپیکر۔ یہ آپ کے زونز ہیں۔ ان زونز میں مجھے پشاور کا ڈسٹرکٹ بتائیں۔ مجھے جناب سپیکر! بونیر کا ضلع بتائیں Lower area بونیر پہ تو کوئی معنی نہیں ہیں۔ بونیر تو ضلع ہے۔ آپ جناب سپیکر۔ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ Lower area کا کیا مطلب ہے۔ کیا آپ نے کوئی Boundary لگا دی ہے کہ یہ Area ہو گا اور باقی Area نہیں ہو گا۔ بونیر کے Upper میں اگر ٹوبیکو پیدا ہوتا ہے تو وہ فری

میں۔ اگر بونیر کے Upper area میں ٹوبیکو پیدا ہوتا ہے تو اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگے گا۔ اس طرح جناب سپیکر۔ دیر ہے۔

جناب سپیکر: یہ یقین دہانی ان سے لے لیں کہ اس پر نہیں ہوگا نا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں وہ تو ہو گیا نا جی۔ بس وہ تو کر دیا ہے نا۔ یہ آپ دیکھیں سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر نوٹیفکیشن نہیں کریں گے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: نئے زون میں صرف آپ بونیر کے لئے نیا زون بنائیں گے۔ وہ تو نوٹیفکیشن میں بھی غلطی کرتے ہیں کہ صرف زون کے لئے نوٹیفکیشن ہوگا۔ نئے زون کے لئے اب یہ لے لیں کہ ڈسٹرکٹ آف چارسدہ، صوابی، مردان، نوشہرہ، تحصیل درگئی اینڈ لوئر ایریا آف ڈسٹرکٹ بونیر۔ Adjoining of Distt. Swabi اب اس کی کون Definition کرے گا کہ صوابی کے ساتھ تو سارا بونیر لگتا ہے۔ تو اب اس کا لوئر ایریا کونسا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپر ایریا میں اگر ٹوبیکو پیدا ہوتا ہے تو فری ہے۔ اچھا دیر جناب سپیکر۔ دیر کا ضلع تو میں نے نہیں دیکھا میں نے نہیں سنا۔ دیر تو یا لوئر دیر ڈسٹرکٹ ہے یا اپر دیر ڈسٹرکٹ ہے۔ یہ دو ڈسٹرکٹس دیر میں ہیں۔ یہاں پر لکھا ہے، دیر۔ اب لوئر دیر والے کہتے ہیں کہ میرے ضلع کا نام تو دیر نہیں۔ میرے ضلع کا نام تو لوئر دیر ہے۔ یہ تو آج سے 20 سال پہلے دیر جب ایک ڈسٹرکٹ ہوا کرتا تھا۔ تو وہ دیر تھا۔ اب تو لوئر دیر اور اپر دیر دو ضلعے بن گئے ہیں۔ آپ نے یہاں پر دیر لکھا ہے۔ تو دیر تو کوئی ضلع نہیں ہے۔ جناب سپیکر! یہ Technical جو اس میں Flaws ہیں، باوجود اس کے کہ یہ بل لے آتے۔ ہم ادھر اس پر بحث کرتے۔ دیر کے وزراء صاحبان بیٹھے ہیں۔ ممبران صاحبان بیٹھے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ خدا کے لئے ہمارے دیر میں تو دیر ضلع نہیں ہے۔ ہم تو یا دیر لوئر کے رہنے والے ہیں یا دیر اپر کے رہنے والے ہیں۔ پشاور والے کہتے ہیں کہ ہمارے ضلع کو کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر، تو اس لئے میں کہتا ہوں جناب سپیکر۔ پھر آپ ذرا اوپر دیکھیں۔ انتہائی ظلم جناب سپیکر۔ آپ اس کی سیکشن I میں (b) کو دیکھیں۔ آپ ذرا دیکھیں سر۔ "For white patha rustic Tobacco including-- (b) For white Patta rustic tobacco including Khaka KARA and Roth White جناب سپیکر! made of main stalk. Dandi and stem of tobacco

Patta بارہ پندرہ سو اور دو ہزار روپے من بکتا ہے۔ ڈنڈی آپ کی ڈیڑھ سو روپے، -/100، -/200 روپے من پر بکتی ہے۔ آپ نے دونوں پر ایک جیسا ٹیکس لگا دیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان۔ میرے خیال میں-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: نہیں سر!

<u>جناب سپیکر</u>: میرا مطلب یہ ہے کہ Disapproval کی حد تک۔ آپ نے جو بہت تجاویز دی ہیں، آپ نے ایوان کے وقت کو اور اس کی اہمیت کو جس طرح اجاگر کیا ہے میرے خیال میں اس سے آگے اگر آپ جائیں گے تو اسی موقع کی مناسبت سے میرے خیال میں یہ بات-----

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: You are right sir, you are right-----

(Interruption)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: میرا صرف مقصد یہ تھا کہ میں وہ Anomalies ان کو بتاؤں کہ-----

<u>جناب سپیکر</u>: احساس ان کو دلا دیا ہے۔ اب منسٹر سے پوچھتے ہیں کہ وہ-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: نہیں سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: آئندہ کے لئے وہ اس ایوان کے وقت کو اس کی اہمیت کو محسوس کریں گے اور آرڈیننس جس Ratio سے آرہے ہیں، کیا ان میں کمی آئے گی یا نہیں آئے گی؟ آپ نے بہت اچھا۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر میں صرف Anomalies، میں ڈیٹیل نہیں، میں Anomalies صرف آپ کو بتا دوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں۔ مطلب ہے کہ-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: کہ میں کیوں Disapprove کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: مطلب یہ ہے کہ-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ہاں سر! میں جو Resolution لایا ہوں۔ وہ تو میرا Constitutional point ہے۔ دوسرا میرا Technical point بھی ہے کہ میں اس Resolution کو کیوں لایا ہوں-----

(مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: میں سمجھتا ہوں کہ اس آرڈیننس کے آنے سے، اس آرڈیننس کے آنے سے یا اس سے پہلے کے آرڈیننس کے آنے سے۔اور جناب سپیکر، یہ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر بھی یہ اختیار آپ کے پاس ہے وہ اگر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں کیا کروں۔ میرے پاس تو Majority نہیں ہے۔ میرا تو یہ فیل ہوگا۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ یہ جو کل کے اخبار میں آیا ہے Announcement۔ اس میں دیکھیں سر۔ میں صرف دو Lines میں ختم کرتا ہوں۔ ''It may be clarified that the projected requirements from Tobacco crop 2004, flue cured Virginia, white Patta and Dark air cured are lower by….. Lower by 32.11 percent, 33.72% and 36.56%، دیکھیں سر، اس Taxation کا اثر دیکھیں۔ Next year کے لئے آپ کا Tobacco crop۔

جناب سپیکر: کوٹہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: 1/3rd چلی گئی۔ آپ کے Next year کے لئے 32, 33, 36%، وہ کہتے ہیں کہ تمباکو نہیں لیتے۔ نہیں ہوگا جناب سپیکر۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس کے اثرات کو دیکھیں کہ آپ جب 1/3rd crop، وہ خود کہتے ہیں کہ ہم نہیں لے سکتے اور اس میں ظلم جناب سپیکر آپ دیکھیں۔ لیکن ٹوبیکو کمپنی اور پاکستان ٹوبیکو کمپنی میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اگر آپ ٹیلیوژن پر Advertisement دیکھیں تو پاکستان ٹوبیکو کمپنی والے کہتے ہیں کہ ہم پانچ کروڑ روپے روزانہ گورنمنٹ کو ٹیکس دے رہے ہیں، روزانہ وہ کہتے ہیں پانچ کروڑ۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جناب سپیکر۔ ہم 7 ملین کے جی لیں گے۔ اور لیکسن ٹوبیکو کمپنی جو اس کی بچی بچی بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم 18 ملین، دیکھیں سر۔ اس میں بہت بڑا گھپلا ہے اور آپ یقین کریں کہ 32, 33% اگر یہ کم کر دیں گے۔ Next year کی Crop تو ان زمینداروں کی کیا حالت ہوگی آج اگر سو لوگ کاشت کریں گے تو کل کو 66 لوگ کاشت کریں گے۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر محاصل و آبکاری): محترم سپیکر صاحب! ټوله خبره ډیرو مختلفو طرفونو ته احاطه اوشوه او ډیره تفصیل سره زمونږه فاضل رکن عبدالاکبر خان صاحب کیښنوده۔ ترڅو پورے چې د دې خبرې تعلق دے چې هغوې د جواهر لال نهرو او د هغه وخت حوالے ورکړے۔ یو وخت کښې دلته دا هم یو ډیره لویه محاوره وه چې د انګریزانو په حکومت کښې غرنه ډوبیګی۔ او دا حکومتونه او د هغوې حدود او د هغې وخت سره مناسب آرډیننسونه، د آبادے کم والے یا د Legislation کوم ضرورت دا د هغې وخت سره خبره ختم ده، مونږه انسانان یو او دا خبره هیڅ څوک نه شی کولے چې زهٔ Perfect یمه او چې زهٔ څه وائیمه یا دا اسمبلی څه وائی دا بالکل من و عن صحیح دی۔ دا خبره الله پاک په قرآن شریف کښې ډیره واضح کړې ده چې نعوذ باالله د الله پاک نه هیڅ قسم غلطی نه کیږی خو د ناصح منسوخ دا فلسفه ئے د دې د پاره ئے د انسان په ذهن کښې ایښودے ده چې ته یو خبره اوکړے په هغې به کلکیږے نه۔ الله پاک آیت راالیګلے دے او بیا ئے بل آیت ئے راالیګلے چې دا آیت په ده منسوخ دے او په ده بل آیت باندې به عمل کوے۔ په دې وجه دلته که په یو ایکټ کښې په قانون سازی کښې یو خبره راشی نو په هغې بیا دومره کلکیدل، مونږه دا خبره کوؤ چې دا یو ساده خبره ده، ورور مے دے ته اشاره اوکړه چې هغه ضلع پاتے ده او هغه ضلع پاتے ده، بس کښې سړے روان وی په تالاشی کښې ورسره طمانچې راوځی نو هغه د خپلے طمانچے غم کوی دا نه وائی چې هغې مخکښې سړی سره هم ده او هغې روستو سره هم دا نور خلق چا ته نه بنائی کومے ضلعے چې پاتے دی هغه پاتے دی هغوئ ته یو سهولت شولو، هغه ضلعے ورته مخکښې کول چې یره په بره دیر ئے هم لګوؤ او په پیښور ئے هم لګوؤ چې پاتے دی نو ښه ده چې پاتے دی په هغې باندې که سړے خاموشه شی نو ښه ده۔ پاتے دا شوه چې دے اسمبلی کښې یو ایکټ پاس شوې وو هغه ګوره دے اوس Oppose کوی چې هغه دوه روپئ چې کوم "فلیټ ریټ" دے هغه صحیح دے او هغه په ډسټرکټ صحیح دے۔ "نه" صاحب مونږه دا وائیو چې په دې کښې به مونږه سره دا تعاون کوے چې دا دوه روپئ، چې ترڅو پورے د White Patta تعلق دے، White patta دوو روپو ته

ولے آړو چې یوه روپے کښې راغلې ده، په یوه روپئ والا کښې مونږه اچولے ده یو سهولت خو هغوی ته ملاؤ شولو۔ په دې وجه هغه دوو روپو ته اړول دا هم صحیح خبره نه ده۔ دوه روپے په ورجنیا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ما کله وئیلی دی چې دا دوو روپو ته واړوے؟ بهره دا پریس والا ناست دی چې دوئ سبا اولیکی چې دا ما وئیل چې زیات ئے کړئ۔

وزیر محاصل وآبکاری: ستاسو جی نمبر تیر شوې دے صاحب کم از کم یوه نیمه گهنټه تاسو خپل معلخوضات واورول نو زما خبره واورئ کنه۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب! زما په خپل خیال خو دا دغه دے که تاسو، عبدالاکبر خان چونکه اهمیت د دې هاؤس واضح کړلو تاسو Dis-approval resolution راوړے دے که تاسو استدعا اوکړے چې یره آئنده د پاره به یعنی دغه کیږی۔

وزیر محاصل وآبکاری: آئنده د پاره به جی په دې کښې پوره احتیاط هم کوؤ او دا چې کوم سهولت دے هغه دے عوامو ته ورکړے شی او دوئ د دا خپله خبره واپس واخلی چې دا سهولت عوامو ته ملاؤ شی۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! منسټر صاحب ډیره پخه خبره اوکړه که تاسو اجازت را کوئ؟

جناب سپیکر: زما په خپل خیال عبدالاکبر خان آئنده د پاره۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: بونیر پکښې نه دے شامل چې پاتے شی ترے نو ډیره به ښه۔ وی نو که دوئ په دې خپله خبره ولاړ وی۔

جناب سپیکر: ښه جی صحیح ده۔ عبدالاکبر خان۔

جناب حسین احمد (وزیر سائنس وٹیکنالوجی): ما ته اجازت دے جی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر سائنس و ٹیکنالوجی: جناب سپیکر! عبدالاکبر خان صاحب ډیره قانونی او Constitutional کومه خبره چې اوچته کړې ده ډیره اهمه خبره ده خو چې نهرو

صاحب چې کوم جواب ورکړے دے نو مونږه هغه جواب ورکوؤ چې مونږ به کوشش کوؤ چې آرډیننسونه د کم شی او د ایکټ په شکل کښې دے راشی۔

جناب حبیب الرحمان: جی زۀ یو عرض کومہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میں اس Assurance کیساتھ کہ اس ہاؤس کی Dignity کو بحال کر کے آرڈیننسوں کی تعداد کو کم کریں گے میں فی الحال اس کو واپس لیتا ہوں لیکن میں اس میں Amendment لاؤں گا۔

جناب سپیکر: ابھی تو یہ پیش ہی نہیں ہوا ہے۔

(قہقہے)

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب زه یو عرض کومه جی۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: The resolution moved by Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, is leave by withdrawn.

(قطع کلامی)

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب، زه جی د دې-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمان: ما جی عرض کولو ربانی صاحب اووئیل چې کومے ضلعے پاتے شوی دی دا ډیره بنه د خوشحالئی خبره ده۔ مونږه ته په دې بانے خوشحالی ده خو په دې کښې روستو "Such other zones as government from time to time by a notification in the official gazette". یعنی دا د زمونږه سره دے وعده اوکړی چې کومے ضلعے پاتے شوې دی دا پاتے دی مونږه دوئ ته خراج تحسین پیش کوو خو دا Appreciate کوو مونږه دوئ Provided دغه چې کوم دے دوی د دې نه لرے کړی چې آئنده د پاره راپسے په گزټ نوټیفکیشن کښې بیا بونیر یا بل ذون نه راولی نو مونږه بالکل د دوی سره متفق یو او دا ډیره د خوشحالئی خبره ده۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس (چوتھا ترمیمی) آرڈیننس 2003 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: The Honourable Minister for Excise and Taxation, N W F P, to please lay on the table of the house, the North West Frontier Province Finance (Fourth Amendment) Ordincence, 2003. Honourable Minister for Excise and Taxation, NWFP, please.

وزیر محاصل و آبکاری: محترم جناب سپیکر صاحب، میں شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس (چوتھا ترمیمی آرڈیننس نمبر 3) ایوان کی میز پر رکھنے کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب I oppose۔

Mr. Speaker: The ordinance stands laid.

شمال مغربی سرحدی صوبہ ابتدائی تعلیمی تاسیسی آرڈیننس مجریہ 2003 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. The Honourable Minister, on behalf of the Honourable Minister for Education, N W F P, to please introduce before the House. The North West Frontier Province, Elementary Education Foundation, (Amendment) Bill, 2003. Honourable Minister for Education, Please.

(Interruption)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان بل دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ ایک طریقہ کار ہے کہ اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو وہ کسی اور کو اپنے آپ کی طرف سے اختیار مند کرکے آپ کو لکھ کر بھیج دیتا ہے کہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر نے مطلب یہ ہے کہ-----

(قطع کلامی)

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): میرا خیال ہے کہ کسی کو بھی نہیں دیا گیا ہے تو میرے خیال میں اس کو Defer کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: چھوڑ دیں، Defer کر دیں۔

وزیر صحت: اسے Defer کیا جائے۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

وزیر محاصل و آبکاری: جناب سپیکر صاحب میں The North West Frontier Province Elementary Education Foundation (Amendment) Bill, 2003, کو ایوان میں متعارف کرانے کے لئے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. The sitting is adjourned till 10:00 a m tomorrow morning.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 23 دسمبر 2003ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)